﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۵/ مئی ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۰

۱۸/ محرم ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۱۵/ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

آج بیلجئم کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ یہاں عظیم الشان مسجد بنائی جائے

اگر خالصةً خدا کی طرف جھکتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کا گھر تعمیر کیا جائے تو اللہ اسے بہت برکت دیتا ہے

- براہ راست مجھ سے سنا کریں اس سے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں ہونگی

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجئم کی مختصر رپورٹ)

جماعت احمدیہ بیلجئم کا چھٹا جلسہ سالانہ مورخہ یکم تا تین مئی ۱۹۹۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں حضور انور نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور صادقوں کے ساتھ شامل ہونے کی تاکید فرمائی اور صحبت صادقین کی اہمیت و فوائد اور برکات پر روشنی ڈالی۔ (خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ میں الگ دیا گیا ہے)۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم حامد محمود شاہ صاحب، امیر جماعت بیلجئم نے قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ جماعت احمدیہ بیلجئم کی تاریخ میں پہلی بار خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بنفس نفیس بیلجئم کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۰/ اپریل کو لندن مسجد سے قریباً سوا گیارہ بجے روانہ ہو کر بذریعہ کار اسی شام بیلجئم کے وقت کے مطابق پونے چھ بجے "بیت السلام" بیلجئم میں ورود فرما ہوئے۔ جلسہ سالانہ بیلجئم کی تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلا سہ روزہ جلسہ تھا۔ گزشتہ جلسہ دو دن منعقد ہوا تھا۔ امسال مجموعی طور پر حاضری ۵۹۸ رہی جبکہ گزشتہ سال جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۹۷ تھی۔ اس جلسہ میں ہمسایہ ممالک سے ۶۹ مہمان بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے دوران نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ نیز افتتاحی اور اختتامی اجلاس کے علاوہ چار اجلاسات ہوئے جن میں درج ذیل موضوعات پر مقررین نے تقاریر کیں۔ ہمارا جلسہ سالانہ، آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ، نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، حضرت مسیح موعودؑ اور قبولیت دعا، باہمی اخوت و رواداری، تعمیر مساجد، تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں۔ جلسہ کا مرکزی نقطہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ روح پرور مجالس اور آپ کے خطابات تھے۔ اس کے علاوہ بہت سے احباب و خواتین اور بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ سے ان ایام میں پانچ مختلف اوقات میں ذاتی ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت سے بہت خوش اور مسرور تھے۔ جلسہ خدا کے فضل سے مرکزی روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ تمام شعبہ جات نے نہایت ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ منعقدہ مجالس اور اختتامی اجلاس کی تقریب کی مختصر روئیداد ہدیہ قارئین ہے:

فرنچ سپیکنگ افراد کے ساتھ مجلس سوال وجواب : یکم مئی بروز جمعۃ المبارک شام

پونے چھ بجے جلسہ گاہ میں فرنچ سپیکنگ افراد کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں کئے گئے چند اہم سوالات یہ تھے:

☆...... مسیح کی آمد کے ٹھوس نشانات کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ٹھوس سے سائل کی کیا مراد ہے؟ حضور نے فرمایا کہ غیر احمدی بعض علامات کو ظاہری الفاظ پر محمول کرتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک ان کے معانی روحانی ہیں۔ چونکہ سائل نے کوئی معین جواب نہیں دیا اس لئے

باقی اگلے صفحہ پر

اللہ کی محبت کے نتیجہ میں آپ کی زندگی کے سارے مقاصد پورے ہو جائیں گے

(کونوا مع الصادقین) کا سبق اپنے پلے باندھ لیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ یکم مئی ۱۹۹۸ء)

بیلجیم (یکم مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ بیت السلام بیلجئم میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۹ ﴿یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِینَ﴾ کی تلاوت فرمائی اور اس آیت کے مضمون کو بیان کرنے سے قبل فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ جرمنی کی ۷اویں مجلس شوریٰ ہیمبرگ میں منعقد ہو رہی ہے جو انشاء اللہ تین دن جاری رہے گی۔ ان کی خواہش تھی کہ بیلجئم کی جماعت کے ساتھ انہیں بھی اس موقعہ پر مخاطب ہوں۔ (واضح رہے کہ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ بیلجئم کے چھٹے جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا)۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح جماعت احمدیہ سویڈن کی مجلس شوریٰ بھی آج ہو رہی ہے۔ ان کی خواہش پر حضور نے ان کا بھی ذکر

باقی صفحہ نمبر۹ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲۵/ اپریل ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین کی بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ حسب معمول پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک بچے نے قرآن مجید سے پڑھ کر کی۔ حضور انور نے کلاس کے انچارج سے فرمایا کہ میری ہدایت یہ ہے کہ تلاوت زبانی ہونی چاہئے۔ آئندہ اس ہدایت کی پابندی کی جائے۔ نظم کے بعد ایک تقریر "صلیب کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ" کے عنوان پر ہوئی اس کے بعد حمد باری تعالیٰ کے بارے میں بچیوں نے بہت خوبصورت نغمہ ترکی زبان میں سنایا۔ بعدہ "حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں غیر احمدیوں کا عقیدہ" کے عنوان پر تقریر کی گئی۔ اور ایک نظم کے بعد آخر میں "حضرت عیسیٰؑ کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ" پر آرٹیکل پڑھا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کئی بار کہا ہے کہ تقاریر آسان سادہ زبان میں ہونی چاہئیں جنہیں یہ چھوٹے چھوٹے بچے سمجھ سکیں۔ عالمانہ تقریریں جو کتابوں سے لے کر پڑھی جاتی ہیں ان بچوں کی سمجھ سے باہر ہیں۔ جب تقریر جاری تھی تو بچوں کے چہروں پر تاثرات بتا رہے تھے کہ کچھ بھی ان کے پلے نہیں پڑ رہا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق صحیح عقائد رکھنا اور دنیا کو بتانا جماعت احمدیہ کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس موضوع کے متعلق آسان زبان میں سیریزی (Series) تیار کروائیں اور تمام دنیا کے بچوں کو سنوائیں۔

اتوار، ۲۶/ اپریل ۱۹۹۸ء:

آج حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ کی انگریزی بولنے والے مہمانوں کے ساتھ ملاقات اور سوال و جواب کا دن تھا۔ جس کی مختصر کارروائی اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے:

☆......رویت ہلال کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر آغاز رمضان المبارک اور بعض اسلامی تہواروں کا انحصار ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رویت ہلال رمضان المبارک کے شروع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کم از کم دو افراد یہ گواہی دیں کہ انہوں نے چاند کو دیکھ لیا ہے۔ اگر فضا ابر آلود ہو اور چاند کے نظر آنے کے امکانات نہ ہوں تو اس صورت میں موسمی اطلاعات کے دفتر یعنی آبزرویٹری (Observatory) سے رجوع کیا جائے اور وہ اعلان کریں یا Certify کر دیں کہ چاند اب نظر آجانے کی سٹیج ہے تو اس پر رمضان شروع کیا جا سکتا ہے۔

☆...... ہم غیر احمدیوں کو صداقت اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں تو کونسی بات ہے جو انہیں قبول کرنے سے روک رہی ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ دلائل کے میدان میں آپ انہیں شکست دے دیتے ہیں وہ مانتے اس لئے نہیں کہ صداقت کو اہمیت نہیں دیتے۔ مادہ پرست ہیں، سچائی کو مادہ پرستی پر قربان کرتے ہیں۔ ہماری سوال وجواب کی محفلوں میں بڑے بڑے عالم تشریف لاتے ہیں۔ کھلم کھلا اسلام کی برتری کا اقرار کرتے ہیں لیکن قبول نہیں کرتے۔

☆......اسرائیل کے بارے میں ٹی وی پر ایک Docomentary دکھائی گئی جس میں انہیں خدا کے منتخب لوگ بتایا گیا۔ حضور انور نے فرمایا، قرآن مجید نے بھی انہیں ایسا ہی کہا ہے۔ کسی اور قوم کے متعلق ایسا نہیں کہا گیا۔ ہر میدان میں وہ آگے تھے۔ حضرت داؤدؑ کے بارے میں بھی اعلیٰ روحانی و دنیاوی ترقیات اور اوصاف کا ذکر کیا۔ لیکن یہ آنحضرت ﷺ کی بعثت تک تھا۔ اس کے بعد سورۃ الکہف میں انہیں اسلام کے دور میں دخل دینے سے منع کر دیا گیا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

☆......خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآن مجید جیسی نعمت عطا فرمائی ہے اس کے ہوتے ہوئے مسلمانوں میں اتنا اختلاف کیوں ہے، اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا ان سب کا اتحاد احمدیت پر ہوگا

باقی صفحہ نمبر۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ بیلجئم از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ میں عقلی طور پر بعض امور آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضور نے حدیث نبویؐ میں مذکور مسیح کی آمد اور اس کے کاموں سے متعلق تین امور کا ذکر فرمایا یعنی یہ کہ مسیح صلیب کو توڑے گا، خنزیر کو قتل کریگا، اور دجال کو قتل کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ تین امور مسیح کے تین روحانی کاموں سے متعلق پیغام اپنے اندر رکھتے ہیں اور انہیں ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں۔ کوئی عقل مند آدمی ان الفاظ سے ظاہری مراد لینے سے موافقت نہیں کر سکتا اور یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک پرانا بوڑھا مسیح جو کسی جگہ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترتا ہے وہ ظاہری صلیبیں توڑتا پھرے گا۔ دنیا میں لکھو کھہا صلیبیں موجود ہیں ان میں وہ بھی ہیں جو بعض عیسائی عورتوں نے ہاروں کی صورت میں اپنے گلوں میں پہن رکھی ہیں۔ کون عقلمند یہ مان سکتا ہے کہ وہ مسیح یہ ظاہری صلیبیں توڑتا پھرے گا۔ پھر جتنی صلیبیں وہ توڑے گا اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ یہ عیسائی حکومتیں جو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ہیں بڑی کثرت سے اور صلیبیں تیار کر سکتی ہیں۔ اسی طرح یہ خیال کرنا کہ وہ مسیح ظاہری طور پر سؤروں کو قتل کرے گا یہ بھی خلاف عقل بات ہے۔ جدید طرز کے فارمز کے ذریعہ یہ لوگ اس سے کہیں زیادہ تعداد میں سؤر پیدا کر لیں گے کیا کوئی عقلمند ان ظاہری معنوں کو تسلیم کر سکتا ہے؟۔

☆......ایک سوال یہ ہوا کہ احمدیت کیا ہے اور احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان امام مہدی و مسیح کے منتظر ہیں لیکن اب انتظار کر کر کے مایوس ہو چکے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ سے متعلق پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں وہ ظاہر ہو چکے ہیں۔ دوسرے لوگ انتظار کر رہے ہیں، ہمارا انتظار ختم ہو چکا ہے۔ حضور نے حدیث کے حوالے سے بتایا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے موعود امام مہدیؑ کے متعلق چاند اور سورج گرہن کے خاص نشان کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔

☆......ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر میں مان لوں کہ مسیح ظاہر ہو چکے ہیں تو دنیا کا حال بد سے بدتر کیوں ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص مسیح ناصری پر ایمان رکھتا ہے اسے اس سوال کا جواب دینا ہوگا کہ دو ہزار سال ہونے کو آئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ مسیح ناصری دنیا کو گناہ سے نجات دلانے کے لئے آئے تھے مگر دنیا میں گناہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ کیا حضرت مسیح ناکام ہوئے؟۔ حضور نے فرمایا کہ انبیاء لوگوں کو پاک کرنے کے لئے آتے ہیں مگر صرف وہی پاک ہوتے ہیں جو انبیاء کو قبول کرتے ہیں اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو احمدی ہوتے ہیں ان کی احمدیت سے پہلے کی زندگی کی نسبت بعد کی زندگی میں گناہ کم ہوتے ہیں اور وہ مسلسل اپنے آپ کو پاک کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور ایک نمایاں فرق ان کی پہلے کی اور بعد کی زندگی میں دکھائی دیتا ہے۔

☆......ایک سوال تعدد ازدواج پر بھی ہوا اور کہا گیا کہ مسلمان تعدد ازدواج کے کیوں قائل ہیں۔ جبکہ بائبل کہتی ہے کہ آدمی گھر سے نکلے اور بیوی کے ساتھ ایک ہو کر رہے حضور نے سائل سے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ بائبل کے مطابق حضرت داؤدؑ نے کتنی بیویاں کیں اور حضرت سلیمانؑ نے کتنی شادیاں کیں؟ کیا آپ یہ کہیں گے کہ انہوں نے خدا کی مرضی کے خلاف عمل کیا؟۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیحؑ کا کوئی ایسا فرمان بتائیں جس میں انہوں نے کہا ہو کہ میں بائبل کے تمام ایسے احکامات کو منسوخ کرتا ہوں۔ اس کے برعکس یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اسے مکمل کرنے آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ بائبل (بشمول پرانا و نیا عہد نامہ) شادیوں کی کوئی حد بندی نہیں کرتی۔ جبکہ قرآن حد بندی کرتا ہے اور ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت صرف اس شرط کے ساتھ دیتا ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں۔

☆......ایک سوال یہ ہوا کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو نبی کیوں مانتے ہیں۔ انہیں خدا کا بیٹا کیوں نہیں کہتے؟ حضور نے فرمایا کہ عیسیٰ مسیح نے خود اپنے آپ کو ابن آدم کہا ہے۔ اور جب وہ خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو یہ ایک استعارہ ہے اور بائبل میں دوسرے کئی لوگوں کے لئے بھی یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ انہیں ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔

☆......ایک صاحب نے کہا کہ مسلمان خاص اوقات میں نماز کیوں پڑھتے ہیں کیا خدا ان اوقات میں زیادہ متوجہ ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا خدا تو ہر وقت متوجہ رہتا ہے لیکن انسانی فطرت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسانوں کی سہولت کے پیش نظر یہ اوقات معین کئے گئے ہیں۔

اس مجلس سوال وجواب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ سوالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت بیلجئم تبلیغ میں اس طرح مشغول نہیں ہوئی جس طرح میں کہتا ہوں۔ یہ بالکل ابتدائی نوعیت کے سوال ہیں جن کا جواب بہت پہلے ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ان سب سوالات کا جواب ایم ٹی اے پر ہماری فرنچ مجلس سوال وجواب میں آچکا ہے۔ جماعت کا فرض تھا کہ آپ کو مطلع کرتی۔ حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس معاملہ کو سنجیدگی سے لیں اور ان مجالس کی آڈیو ویڈیوز کی مدد سے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ اگر ایسا کریں تو اگلے سال تک حالت بالکل بدل سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے اعتراف ہے کہ حاضرین میں سے بہت سے لوگوں کے پاس ڈش انٹیناز اور ویڈیوز وغیرہ کی سہولت نہیں ہوگی لیکن ویڈیو کیسٹ سننے کی سہولت تو قریباً سب کو میسر ہوگی۔ لوگ چلتے پھرتے اور سفر میں آڈیو کیسٹ سن سکتے ہیں۔ عربی میں بھی مجالس سوال وجواب (لقاء مع العرب) موجود ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ بیلجئم کو اس مجلس میں حضور کے ارشادات کا فرنچ ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خواتین سے خطاب

ہفتہ ۲؍ مئی کو صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ میں بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کو دہراؤں گا جو اکثر پہلے بھی کہہ چکا ہوں مگر بدقسمتی سے ان پر عمل در آمد کرنے والا نگران دکھائی نہیں دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے خصوصیت سے تاکید فرمائی کہ تمام عورتوں اور بچیوں کو سورہ فاتحہ صحیح تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کروائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی سورت جو ہر رکعت نماز میں لازماً پڑھی جاتی ہے، جس کے بغیر رکعت بنتی نہیں، جو دن میں پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنی ہے، کیسی عجیب بات ہے کہ وہ یاد ہی نہ ہو اور ایسے یاد نہ ہو کہ پڑھتے پڑھتے اس کے معنی ذہن میں جاری ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کے مضامین بہت وسیع ہیں۔ یہ باتیں میں سمجھا سمجھا کر تھک تو نہیں گیا مگر مایوسی ضرور پیدا ہوئی ہے۔ اکثریت ایسی ہے جو سورۃ فاتحہ یوں نہیں جانتی کہ پڑھے تو خود بخود معنی سمجھ آئیں۔

حضور نے ہر بچی، ہر عورت کو سورۃ فاتحہ اس طرح سمجھا کر یاد کروانے کی ہدایت فرمائی کہ اس کے مضامین بھی ان پر واضح اور روشن ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر صرف سورۃ فاتحہ کے مضامین سمجھ لیں تو ساری ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ سورۃ فاتحہ ہر مضمون کے لئے الفاظ مہیا کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ممکن ہے اگر سنجیدگی سے بار بار توجہ کریں اور نماز کے وقت توجہ ہو اور اگر سمجھ نہ آئے تو سمجھ آنے تک دہراتے رہیں۔ خاص مواقع پر خاص مضامین سامنے لائیں۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان فرمایا کہ آپ کس طرح نماز میں سورۃ فاتحہ کی تکرار کیا کرتے تھے۔ حضور نے صدر لجنہ کو تاکید فرمائی کہ ایک ایک خاتون کا جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ اتنی عورتوں کو اس طرف توجہ ہوئی ہے اور اتنی سمجھ چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں خواتین کو دعوت الی اللہ کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ بیلجئم میں بہت سے اچھے لوگ ہیں۔ اخلاص سے، پیار و محبت سے پیغام پہنچائیں تو اچھے لوگ بے شمار مل سکتے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ ان لوگوں میں دہریت اس وجہ سے ہے کہ ان کو جو خدا کا تصور دکھایا گیا ہے وہ سچا ہے ہی نہیں۔ سچا خدا صرف آپ پیش کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ محض مجھے خوش کرنے کے لئے نمبر بنانے کے لئے لوگوں کو اکٹھا کر کے لے آنا بیکار بات ہے۔ اگر اس طرح دھوکہ سے کام لیا جائے تو وہ تبلیغ نہیں۔ تبلیغ وہ ہے کہ آنے والوں سے جماعت بھر جائے اور وہ نیک کاموں میں حصہ لیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے دورِ اول کی مسلم خواتین کے جذبہ جہاد اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی مسلم خواتین کو قربانیوں میں مردوں سے سبقت لیجانے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ آج بھی بعض ممالک میں عورتوں نے جب تبلیغ کا کام ہاتھوں میں لیا تو اس سے مردوں میں بھی غیرت پیدا ہوئی اور وہاں بڑی تیزی سے پیغام پھیل رہا ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں کیسٹس سے استفادہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ علم ہوگا تو ولولہ اور جوش پیدا ہوگا۔ پس تبلیغ کے میدان میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو گھر گھر کا جائزہ لے کہ گھر والے تبلیغی کیسٹس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بیلجئم کی عورتوں میں بھی ایسی بندیاں ہیں کہ اگر خدا کا پیغام ان تک صحیح طرح پہنچے تو وہ ضرور قبول کریں گی۔ حضور نے فرمایا کہ عام طور پر یہاں کی بداخلاقی کا خیال آتا ہے کہ وہ پاکیزگی کی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو سمجھ کر اسلام قبول کرتی ہیں وہ اپنی پاکیزگی کی حفاظت کرتی ہیں اور بہت سی پیدائشی عورتوں سے بھی زیادہ حفاظت کرتی ہیں اور اچھی قدروں پر قائم ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو اسطرح تبلیغ کریں کہ ان کو خدا ملے۔ اس کے لئے انتظام کی ضرورت ہے۔ ایسی کمیٹیاں بنائیں جو غور کریں، جائزہ لیں۔ ایسی لجنہ کی ممبرات جو خدا والی ہیں انہیں معلّمہ بنائیں، وہ دوسروں کو بھی خدا کی خدمت میں لگائیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے چند روز کا اخلاص نہیں چاہئے کہ خطاب سنا اور اس کا وقتی طور پر اثر ہوا اور پھر ویسے کے ویسے ہو گئے۔ پس وہ کام کریں جو آپ کا ساتھ دے صرف ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ساری زندگی ساتھ دے۔ ماحول کی تبدیلیاں ایسی ہوں جو مستقل ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ایسا کریں گی۔

فلیمش سپیکنگ افراد کے ساتھ مجلس سوال وجواب

۲؍ مئی کو ہی شام ساڑھے چار بجے فلیمش بولنے والے افراد کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی بیلجئن مہمان شامل ہوئے۔ چند اہم سوالات وجوابات اختصار کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں:

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی اکثریت خدا پر ایمان نہیں رکھتی۔ اگر رکھتی ہے تو ایک فرضی خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ اقتصادی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے، انسانی دلچسپی کے ہر پہلو سے لوگ کرپٹ ہو چکے ہیں۔ وہ صرف ذاتی مفادات کا خیال کرتے ہیں اور دوسرے کا نہیں۔ اگر وہ حقیقی خدا پر جو تمام عالمین کا خدا ہے ایمان رکھتے، تو یہ ناممکن تھا کہ وہ اخلاقیات میں جانبداری کا رویّہ اپناتے۔ لوگوں کا کردار اس بات کا ثبوت مہیا کرتا ہے کہ وہ خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔

☆......سوال کیا گیا کہ کون سے ملک میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ میرا پختہ ایمان ہے کہ سچا مذہب کسی ایک ملک میں قائم نہیں ہوتا بلکہ عالمی ہوتا ہے۔ کیونکہ مذہب کا آغاز خدا سے ہوتا ہے اور خدا عالمی ہے اس لئے سچا دین بھی عالمی ہونا چاہئے اس لئے میرے لئے ناممکن ہے کہ کسی ایک ملک سے احمدیت کو خاص کروں کہ یہ وہاں قائم ہے۔ جہاں سے بھی اس کا آغاز ہوا اگر خدا سے ہوا ہے تو پھر یہ سوال بے معنی ہے کہ کہاں سے آغاز ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ بیلجئم، جرمنی، ہالینڈ وغیرہ سب احمدیت کے ممالک ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ احمدیت جیسی بیلجئم میں ہے ویسی ہی دیگر ممالک میں ہو۔ اس کا عالمی ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہر جگہ ایک جیسی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر

تصنیف "براہین احمدیہ" کا پس منظر

مذاہب عالم کی اسلام کے خلاف یلغار اور امت مسلمہ کی اندرونی حالت

(تحریر و تحقیق: مرزا خلیل احمد قمر)

(دوسری قسط)

عیسائیت کا حملہ

ہندوستان میں انیسویں صدی کا آغاز مخالفین اسلام کے اعتراضات کی یلغار سے ہوا۔ مسلمان عوام اندرونی خلفشار کا شکار تھے اور مسلمان حکمران عیش و عشرت کے دلدادہ ہو کر رُوبہ تنزل تھے۔ مگر دوسری طرف انگریز تاجروں کا لبادہ پہن کر ہندوستان میں داخل ہو چکے تھے اور اپنے پاؤں مضبوط کرنے کی فکر میں تھے۔ انگریز نے دو طریق پر اپنے کام کا آغاز کیا۔ ایک مسلمان حکمرانوں کے خلاف خفیہ سازشیں تیار کی گئیں۔ دوسری طرف عیسائیت کی اشاعت کے لئے مشنری اداروں کا جال پھیلا دیا گیا جس کے نتیجے میں سادہ لوح مسلمان تو کجا مسلمان علماء بھی ان کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گئے تھے۔ چنانچہ چشم فلک نے وہ منظر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آگرہ کی جامع مسجد کے خطیب "مولانا عمادالدین" سے "پادری عمادالدین" بن گئے اور یہی پادری عمادالدین مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے میدان عمل میں آ گئے۔ اس وقت کی مشنری سرگرمیوں کا اندازہ پادری عمادالدین کے درج ذیل خط سے کیا جاسکتا ہے:

"۱۸۰۰ء میں جب ولیم کیری صاحب نے آکر ملک بنگال کے ایک حصہ پر کام شروع کیا۔ اس وقت بہت آہستہ آہستہ مسیحی دین کا چرچا تمام ہندوستان میں پھیلا ہے۔ اور پنجاب میں قریب ۴۵ برس سے خدا کا دین آیا ہے۔ جس وقت کیری صاحب آئے اس وقت ملک کی ایسی حالت تھی کہ کوئی دنیاوی سمجھ کا آدمی نہ کہہ سکتا تھا کہ مسیح کا دین اس ملک میں پھیلے گا۔ کیونکہ اس وقت محمدی اور ہندو اپنے اپنے مذہب میں بڑے مضبوط اور سرگرم اور تعصب و سختی و ناواقفی سے بھرپور ہو کر ہوا سے باتیں کرتے تھے ہاں اس وقت کیری صاحب کا مسیحی ایمان گواہی دیتا تھا کہ خدا کا دین اس ملک کو بھی ضرور فتح کرے گا، جیسا کہ وہ پیچھے سے فتح مند ہوتا چلا آیا ہے۔ اس طرح اب ہم مسیحی بھی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک انگلستان کی مانند ہونے والا ہے۔ ہمارے مخالف ہندو، مسلمان، دیانندی و نیچری وغیرہ اگرچہ کیسا ہی زور دکھلاویں اور زبان درازیاں کریں۔ وقت چلا آتا ہے کہ پتہ نہ دارد ہونگے صرف مسیحی دینداری یہاں ہوگی یا شرارت نفسانی کے لوگ ملیں گے کیونکہ ایسی حالت کی طرف رخ کر لیا ہے اور پیچھے یوں ہی ہوتا آیا ہے اور تعلیمات کے نتائج یہی ہیں"۔

(خط شکاگو مرقومہ پادری عمادالدین لاہز، ۸ر فروری ۱۸۹۲ء مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر ۱۸۹۲ء)

آخر وہ روز بد بھی آگیا جب سلطنت مغلیہ اپنے اختتام کو پہنچی اور برصغیر پاک و ہند پر برطانوی عمل داری کا جھنڈا لہرانے لگا۔ تو مسٹر یگلس نے برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستان پر برطانوی اقتدار اور عیسائیت کے فروغ کی خبر ان الفاظ میں دی:

"خداوند نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیر نگیں ہے تاکہ عیسیٰ مسیح کی فتح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہئے اور اس میں کسی طرح تساہل نہیں کرنا چاہئے"۔ (علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ ۲۶،۲۵۔ مصنفہ مولانا سید محمد میاں، ناظم جمیعت اسلامی ہند)

انگریز ہندوستان پر صدیوں حکمرانی کرنا چاہتا تھا مگر اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمان تھے۔ جو ایک ہزار سال تک یہاں حکمران رہے تھے۔ جن کے پاس ایک ارفع و اعلیٰ تعلیم تھی، ایک الگ تہذیب و تمدن تھا۔ جبکہ ہندوؤں سے انہیں کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی ایک ہزار سال سے غلام چلے آرہے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی سرگرمیاں تیز کر دی گئیں اور عیسائی مشنریز کو اپنی سرگرمیوں کے سلسلہ میں حکمرانوں کی مکمل حمایت اور پشت پناہی حاصل تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو جو منشور شاہی عطا ہوا اس کے متعلق امداد صابری لکھتے ہیں:

"وہ ہر فوج اور ہر بڑے کارخانے میں ایک پادری رکھے جس پر لازم ہوگا کہ ہندوستان پہنچنے سے بارہ مہینے کے اندر ہندستانی سیکھ لے"۔

('فرنگیوں کا جال' صفحہ ۴۵)

عیسائیت کی روز افزوں ترقی نے مسلمانوں کے دلوں میں انگریز حاکم کے خلاف شدید نفرت پیدا کر دی۔ چنانچہ سر سید احمد خان نے ۱۸۵۷ء کی بغاوت ہند کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھا:

"گورنمنٹ نے پادری صاحبان کو ہندوستان میں مقرر کیا ہے۔ گورنمنٹ سے پادری صاحب تنخواہ پاتے ہیں۔ گورنمنٹ اور حکام انگریزی ولایت زا جو اس ملک میں نوکر ہیں وہ پادریوں کو بہت سا روپیہ واسطے خرچ کے اور کتابیں بانٹنے کو دیتے ہیں اور ہر طرح ان کے مددگار اور معاون ہیں۔ اکثر حکام معتمد اور افسران فوج نے اپنے تابعین سے مذہب کی گفتگو شروع کی تھی۔ بعض صاحب ملازموں کو حکم دیتے تھے کہ ہماری کوٹھی پر آن کر پادری صاحب کا وعظ سنو اور ایسا ہی ہوتا تھا۔ غرضیکہ اس بات نے ایسی ترقی پکڑی تھی کہ کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ گورنمنٹ کی عملداری میں ہمارا یا ہماری اولاد کا مذہب قائم رہے گا۔ پادری صاحبوں نے وعظ کی نئی صورت نکالی تھی۔ تکرار مذہب کی کتابیں بطور سوال و جواب چھپنی اور تقسیم ہونی شروع ہوئیں۔ ان کتابوں میں دوسرے مذہب کے مقدس لوگوں کی نسبت الفاظ اور مضامین رنج دہ مندرج ہوتے......پادری...... خود غیر مذہب کے مجمع اور تیرتھ گاہ میں جاکر وعظ کہتے...... بعض حلقوں میں یہ رواج نکلا کہ پادری صاحبوں کے ساتھ تھانے کا ایک چپڑاسی جانے لگا۔ پادری صاحب وعظ میں صرف انجیل مقدس ہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ غیر مذہب کے مقدس لوگوں اور مقدس مقاموں کو بہت برائی سے اور ہتک سے یاد کرتے تھے...... مشنری سکول بہت جاری ہوئے اور ان میں مذہبی تعلیم شروع ہوئی...... امتحان مذہبی کتابوں میں لیا جاتا تھا اور طالب علموں سے جو لڑکے کم عمر ہوتے تھے پوچھا جاتا تھا کہ تمہارا خدا کون ہے؟ تمہارا نجات دینے والا کون ہے؟ اور یہ عیسائی مذہب کے موافق جواب دیتے تھے اس پر ان کو انعام ملتا تھا...... گورنمنٹ سے اشتہار جاری ہوا کہ جو شخص مدرسے کا تعلیم یافتہ ہوگا اور فلاں فلاں علوم اور انگریزی میں امتحان دے کر سند یافتہ ہوگا وہ نوکری میں سب سے مقدم سمجھا جائے گا...... ۱۸۵۵ء میں پادری اے ایڈمنڈ نے دارالامارت کلکتہ سے عموماً اور خصوصاً سرکاری معزز نوکروں کے پاس چٹھیات بھیجیں جن کا مطلب یہ تھا کہ اب تمام ہندوستان پر ایک عملداری ہوگی۔ تار برقی سے سب جگہ ایک ہوگئی، ریلوے سڑک سے سب جگہ کی آمد و رفت ایک ہوگئی، مذہب بھی ایک چاہئے اس لئے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ایک مذہب ہو جاؤ"۔ (از: رسالہ اسباب بغاوت ہند: حیات جاوید: صفحہ ۸۹۸ تا ۹۰۲)

انگریز یہ خیال کرنے لگے تھے کہ ہندوستان میں برطانوی اقتدار کے استحکام کے لئے ہندوستان میں عیسائیت کا پھیلنا ضروری چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب کے دوسرے لیفٹیننٹ گورنر سر رابرٹ منٹگمری نے پنجاب کے مختلف حصوں میں پندرہ گرجا گھر سرکاری خرچ پر تعمیر کرنے کی منظوری حاصل کی اور لارڈ لارنس نے ایک موقعہ پر کہا:

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں"۔

(لارڈ لارنس لائف جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

کیمبرج شارٹ ہسٹری آف انڈیا مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی صفحہ ۷۱۵، ۷۱۶ میں لکھا ہے:

"خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق ہندوستان کو برطانیہ کے ہاتھ میں اس لئے دیا ہے کہ اس ملک کے لوگ عیسائی بنائے جاسکیں"۔

مشنریوں کی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مقصد حکومت برطانیہ کے اقتدار کی رکاوٹوں کو دور کر کے اسے دوام بخشنا تھا۔ اس لئے ۱۸۶۲ء میں وزیر ہند نے انگلستان کے مذہبی و سیاسی لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"میرا ایمان ہے کہ ہر وہ نیا عیسائی جو ہندوستان میں عیسائیت قبول کرتا ہے انگلستان کے ساتھ ایک نیا رابطہ اتحاد بنتا ہے اور ایمپائر کے استحکام کے لئے ایک نیا ذریعہ ہے"۔

(دی مشن از رابرٹ کلارک صفحہ ۳۴ مطبوعہ لندن ۱۹۰۴ء)

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی عیسائیت کی ترقی کے بارے میں سر سید احمد خان کے حالات زندگی "حیات جاوید" میں لکھتے ہیں:

"موجودہ صدی میں کرۂ زمین کا کوئی پہلو اور کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جہاں عیسائی قوموں کی حکومت یا ان کا رعب و داب قائم نہ ہو اور اگر دنیا عالم اسباب ہے تو ضرور ان کا رعب و داب روز بروز بڑھتا جائے گا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جہاں کسی عیسائی قوم کا رعب و داب قائم ہوا اور فوراً ان کا مشن اور ان کی تجارت سایہ کی طرح اس کے ساتھ ساتھ وہاں پہنچی ......رعیت کو کیسی ہی مذہبی آزادی دی جائے سلطنت کی مقناطیسی کشش اپنا کرشمہ دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ حکمران قوم کی رسوم و عادت و اوضاع و اطوار و اخلاق یہاں تک کہ ان کے دین و مذہب کی طرف محکوم قوم کا دل خود بخود کھنچتا ہے اور جب کہ سلطنت کے ساتھ دعوت دین بھی شامل ہو اور کروڑوں روپیہ حکمران قوم کے مذہب کی اشاعت میں صرف کیا جاتا ہو اور سلطنت بھی ایک ایسی قوم کی ہو جو عقل و دانش میں شائستگی اور تمدن میں دنیا بھر کی قوموں میں ممتاز ہو اور طرح طرح کی ترغیبیں تبدیلی مذہب کی موجود ہوں تو دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک پہنچ جائے گی"۔

(حیات جاوید صفحہ ۵۶۱)

مشہور فرانسیسی مستشرق گارسین وتاسی (۱۷۹۴ء-۱۸۷۸ء) نے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جو مناظرے ہوئے تھے ان کا ذکر اپنے مختلف خطبات میں کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے پندرھویں خطبے ۴ر دسمبر ۱۸۶۵ء میں لکھتا ہے:

"ہندوستان کے مختلف صوبوں میں اسوقت ۵۱۵ مبلغین مسیحیت کا کام کر رہے ہیں۔ ان میں اینگلیکن (Anglican) اور دوسرے غیر کیتھولک شامل ہیں۔ ہمارے خیال میں کیتھولک مبلغین کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوگی اسلئے اس وقت ہندوستان میں دس لاکھ کیتھولک موجود ہیں۔ مسیحی مبلغین اپنا مذہبی جوش ظاہر کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ چنانچہ میلوں کے موقع پر جو مذہبی اور تجارتی دونوں اہمیت رکھتے ہیں۔ ہندوستانیوں کے جم غفیر میں وہ اپنے خیمے لگا لیتے ہیں، تقریریں اور وعظ کرتے ہیں رسالے تقسیم کرتے ہیں وغیرہ۔ پچھلے دنوں ۲۸ر جنوری ۱۸۶۵ء کو گنگا جمنا کے سنگم الہ آباد میں میلے کے آخری دن کہتے ہیں کوئی سترہ ہزار نفوس موجود تھے۔ اس میلے میں ان مبلغوں نے بڑی سرگرمی سے کام کیا نیز لکھا ہندوؤں کا عیسائیت قبول کرنا مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ رجحان ہے"۔ (خطاب گارسین وتاسی حصہ دوم صفحہ ۶۰،۵۹ بحوالہ از مولوی عبدالحق)

گارسین وتاسی عیسائی مذہب کا پرچار بہت کرتا ہے اور اس کے خطبات میں جگہ جگہ عیسائی مبلغین کی کارکردگی کلیساؤں کا حال بھی اخبارات اور رسائل کا ذکر آتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک پیراگراف درج ہے:

"ہمیں پوری امید ہے کہ مسیحی مبلغین سے

ہندوستان میں بلکہ سارے عالم میں زبور کے اس سرور عارفانہ کی تصدیق ہوگی خدا مشرکوں کو زیر کرے گا۔ وہ اپنے مقدس تخت پر جلوہ افروز ہے۔ اگر ہندوستانی لوگ مسیحیت کی پراسرار کشتی پر سوار ہو جائیں تو وہ نجات کے ساحل پر اتر سکتے ہیں۔ بھیڑوں کے اس گلے میں انہیں عافیت نصیب ہو سکتی ہے اگر وہ مسیحی دین قبول کرلیں تو یوں سمجھو انہوں نے صداقت کے کھمبے کو پکڑ لیا جو اپنی جگہ سے کبھی نہیں ہلتا"۔(خطبات گلرسین وتلسی حصہ دوم صفحہ ۵۹،۵۸ از مولوی عبدالحق صاحب)

دیکھتے دیکھتے فرنگیوں نے ہندوستان میں پاؤں جمانے میں ہندوستان کی تمام قوموں پر نصرانیت کے تسلط اور غلبہ کرنے کے لئے زبانی پراپیگنڈہ کرنے کے علاوہ کتابی پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ ابتداء میں وہ صرف انجیل کی مختصر دعائیں چھپواتے اور عوام میں مفت تقسیم کرتے تھے۔ ۱۸۳۵ء میں کلکتہ بائبل سوسائٹی کو خصوصی امداد سے نوازا گیا۔ ۱۸۴۰ء میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے بائبل چھاپنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا بیڑا اٹھایا اور بے شمار سوسائٹیاں وجود میں آئیں جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆.....ریلیجس بک سوسائٹی کلکتہ ☆.....کرسچین بک سوسائٹی کلکتہ ☆.....نارتھ انڈین سوسائٹی مرزاپور ☆.....مدراس ٹریکٹ سوسائٹی مدراس ☆.....کرسچین ورنیکلر ایجوکیشنل سوسائٹی آف انڈیا۔

ان سوسائٹیوں نے آغاز میں ہندوستانیوں کے مختلف پریس اور انگلینڈ کے چھاپے خانوں سے اشاعت کا کام کیا۔ دیکھتے دیکھتے انہوں نے اپنے پریس بھی لگوا لئے جن میں کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا اور صرف تین سال کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل اعداد و شمار ملے۔

۱۸۷۲ء میں ۲۰۳۶۲ انجیلیں اور دعاؤں کی کتابیں تقسیم کی گئیں۔ ۱۸۷۳ء میں یہ تعداد ۲۱۰۶۵ تک پہنچ گئی۔ ۱۸۷۴ء میں ۲۵۲۱۹ کتابیں ہندوستانیوں کو دی گئیں۔

ایک عیسائی مشنری نے لکھا ہے:

"بائبل اور دیگر رسالے دیہاتیوں میں اور شہر کی گلی کوچوں میں چار لاکھ روپیہ کی قیمت کے فروخت کئے گئے اور ان مردوں اور عورتوں سے جو یہ کتابیں خریدنے آتے کتابیں فروخت کرنے والوں نے مسیحی بننے کی درخواست کی"۔(اردو زبان و ادب میں مستشرقین کی خدمات صفحہ ۲۵۱ از ڈاکٹر مس رضیہ نور)

"عیسائی مبلغین نے مقامی زبانوں میں تبلیغی لٹریچر کی اشاعت میں بے اندازہ سرمایہ لگایا اور مقامی زبانوں کے ساتھ ساتھ اپنا اشاعتی کاروبار اردو میں بھی کیا۔ خصوصاً لدھیانہ مشن نے اس زمانے میں ہی رام پور کے مشن کے پہلو بہ پہلو اردو میں عیسائی مذہب کی حمایت اور دیگر مذاہب کے خلاف مناظراتی ادب پر خاصا کام کیا"۔(اردو زبان و ادب میں مستشرقین کی خدمات صفحہ ۱۳۶ از ڈاکٹر مس رضیہ نور)

ہندوستان کو عیسائیت کے عالمگیر غلبہ کی مہم میں جو مقام حاصل تھا رابرٹ کلارک نے اس کا اور اپنی سکیم کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"پنجاب کی سرحدی لائن سے اور اسے اپنے کام کی بنیاد بنا کر عیسائیت ان مقامات تک پھیل سکتی ہے جہاں ابھی اس کا نام تک نہیں پہنچا۔ وسط ایشیا میں عیسائیت کے تبلیغی کام کے لئے پنجاب ایک قدرتی بنیاد معلوم ہوتا ہے"۔

(دی مشن صفحہ ۲۳۵ از رابرٹ کلارک مطبوعہ لندن ۱۹۰۴)

مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بیروز نے عیسائیت کی وسعت اور اشاعت کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"آسمانی بادشاہت پورے کرہ ارض پر محیط ہوتی جارہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت، علم و فضل، صنعت و حرفت اور تمام تر تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے جو آسمانی ابوت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہوئے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں"۔(بیروز لیکچرز صفحہ ۱۹)

عیسائیت کی اس جارحانہ یلغار نے دنیا کے تمام مذاہب کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اور ایک دنیوی آنکھ اس بات کا مشاہدہ کر رہی تھی کہ عنقریب عیسائیت تمام دنیا پر غالب آجائے گی۔ کیونکہ عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے حکومت برطانیہ اور دیگر عیسائی حکومتیں بے دریغ مال و دولت خرچ کر رہی تھیں اور ہر قسم کے حربے اختیار کئے جارہے تھے تاکہ خداوند یسوع مسیح کی تمام دنیا میں پرستش کی جائے۔

'عیسائیت کے عالمی اثرات' کے زیر عنوان اپنے ایک پبلک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے ڈاکٹر بیروز نے یہ اعلان کیا:

"میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روزافزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضوافگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے"۔(بیروز لیکچرز ص ۴۲)

پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن نے بمقام شملہ مسیحی مبلغوں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے۔ اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے"۔

(دی مشنز ریورنڈ رابرٹ کلارک)

عیسائی دنیا پنجاب کو Base بنا کر عیسائیت کو ایشیا پر مسلط کرنے کے خواب دیکھ رہی تھی مگر خدا تعالیٰ نے دجالیت کے طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے پنجاب ہی کی سرزمین کا انتخاب فرمایا اور لارڈ میکالے کے جدید نظام تعلیم کے لاگو کرنے والے مہینے یعنی فروری ۱۸۳۵ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو پیدا فرمایا جن کے ذریعہ سے باطل عیسائیت کی عمارت کا انہدام مقدر تھا۔

مسلمانوں کی مذہبی حالت

مسلمانوں کی پستی اور زوال اور حالت زار کو دیکھ کر مسلمانوں کے لیڈر علماء مسلمانان ہند کی دوبارہ ترقی و اصلاح سے کلیۃً مایوس و ناامید ہو چکے تھے اس لئے کئی ایک نے تو اسلام کا مرثیہ پڑھ دیا۔ مشہور اہل حدیث عالم اور کثیر کتب کے مصنف نواب صدیق حسن خان بھوپالوی نے لکھا:

"اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں"۔(اقتراب الساعة صفحہ ۱۲)

مولانا سید ابوالحسن ندوی نے لکھا: "اسلام عیسائیت کی طرح چند اعتقادات اور چند رسوم کا مجموعہ بن کر رہ گیا ہے"۔(سیرت سید احمد شہید صفحہ ۲۲)

مشہور مسلمان راہنما جناب سر سید احمد خان بانی علی گڑھ تحریک اپنے ایک خط میں جو انہوں نے نواب وقار الملک صاحب کو لکھا تھا مسلمانوں کی زبوں حالی اور ان کے زوال و ادبار اور دوبارہ ترقی اسلام سے مایوسی کا بایں الفاظ اظہار کرتے ہیں:

"تعجب یہ ہے کہ جو تعلیم پاتے جاتے ہیں اور جن سے قومی بھلائی کی امید تھی وہ شیطان اور بدترین قوم ہوتے جاتے ہیں..... قومی رفاہ و اصلاح کی امید باقی نہیں ہے۔ نہایت تعجب ہے کہ مسلمان مختلف قوم کے مختلف طبائع کے مختلف ملکوں کے اور مختلف آب و ہوا کے رہنے والے ہیں مگر سب ایک قسم کی ابتری، خرابی، بدانتظامی، زوال اور وبال کی حالت میں ہیں۔ پس کون سا امر سب میں مشترک ہے جس کے سبب سب یکساں حالت ہے۔ سر چارلس ترپولین کا قول سچ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشترک شے اسلام ہے۔ ترکی کو اس نے سچ نصیحت کی تھی کہ جب تک اسلام نہ چھوڑے اصلاح نہیں ہو سکتی"۔(مکتوبات سر سید احمد خان صفحہ ۲۷۴ مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی)

مسلمان علماء اسلام پر ہونے والی یلغار کا مقابلہ کرنے میں بے بس تھے۔ کیونکہ کمزوری کی سب سے بڑی وجہ جدید علوم سے ناواقفیت تھی۔ ان کو قرون وسطیٰ کے زمانہ کا فلسفہ پڑھایا جاتا تھا۔ دوسرے وہ اپنے مذہب کی تعلیمات اور کتب مقدسہ سے کوئی ٹھوس واقفیت نہیں رکھتے تھے جس وجہ سے وہ جارحانہ انداز اختیار کرنے کی بجائے دفاع کرنے کے بھی قابل نہ تھے۔ ان میں اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ جو کوئی اس میدان میں آگے آتا وہ کفر کے فتووں کا نشانہ بن جاتا۔

دیگر مسلم بلاد و امصار عیسائیت اور جدید فلسفہ کی اسی یلغار کے سامنے عظیم خطرہ سے دوچار تھے۔ مسلم دنیا اور برصغیر ہند ظهر الفساد فی البر والبحر کا مصداق بن چکا تھا اور وہ آنحضرت ﷺ کی اس زمانہ کے بارہ میں پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے سچا ہوتے دیکھ رہے تھے۔ "یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة و هی خراب من الهدیٰ. علمائهم شر من تحت ادیم السماء. تخرج منه الفتنة وفیهم تعود"۔(مشکوٰة کتاب العلم)

"یعنی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب اسلام کا محض نام رہ جائے گا اور قرآن مجید اٹھ جانے کی وجہ سے محض اس کے نشان رہ جائیں گے۔ مسلمانوں کی مساجد بظاہر آباد ہونگی مگر ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے فتنہ نکلے گا اور ان میں واپس لوٹے گا"۔

ان حالات میں جری اللہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اس میدان جہاد میں ایک عظیم فتح نصیب جرنیل کی صورت میں رونما ہوئے اور آپ نے تمام مذاہب کو للکارا اور اسلام کی اعلیٰ تعلیمات، قرآن حکیم کی عظمت اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان و شوکت کو بیان فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے براہین احمدیہ کی ضرورت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا:

"ان ایام میں پنڈت دیانند سرسوتی کی تحریک سے بیدار ہو کر ہندوؤں میں ایک جماعت آریہ سماج کے نام سے قائم ہوئی جس نے نہ صرف ہندوؤں کے لئے ایک نیا مذہبی فلسفہ پیش کیا بلکہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ پر بھی ہندو قوم میں ایک جارحانہ روح پیدا کر دی۔

دوسری طرف ہندوستان کے مسیحی پادریوں نے بھی جو دہلی کے غدر کے بعد سے مسلمانوں کے مذہبی جوش و خروش سے کسی قدر مرعوب ہو کر سہمے ہوئے تھے اب پھر سر اٹھانا شروع کیا اور حکومت کے سایہ میں ایک نہایت پرزور مشنری مہم شروع کر دی اور ویسے بھی اس زمانہ میں صلیبی مذہب ساری دنیا میں ایک طوفان عظیم کی طرح جوش مار رہا تھا۔

تیسری طرف یہ زمانہ ہندوستان کی مشہور مذہبی تحریک برہمو سماج کے زور کا زمانہ تھا جس کا جدید مذہبی فلسفہ امن اور آشتی اور صلح کُل پالیسی کے لباس میں مذہب کی عمومی روح کے لئے گویا ایک کاٹنے والی تلوار کا حکم رکھتا تھا۔

اور چوتھی طرف اس زمانہ میں ساری دنیا کا یہ حال ہو رہا تھا کہ مغربی تہذیب و تمدن کی بظاہر خوشگوار ہوائیں جہاں جہاں سے گزرتی تھیں دہریت اور مادیت کا بیج بوتی چلی جاتی تھیں اور یہ زہر بڑی سرعت کے ساتھ ہر قوم و ملت میں سرایت کرتا جاتا تھا۔ اس چوکور خطرے کو حضرت مسیح موعودؑ کی تیز اور دوربین آنکھ نے دیکھا اور آپ کی اکیلی اور بہادر روح اس مہیب خطرے کے مقابلہ کے لئے بیقرار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ کی سب سے پہلی تصنیف جو براہین احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اور چار جلدوں میں ہے اس مرکب حملہ کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب میں خصوصیت سے الہام کی ضرورت اور اس کے علم کی وسعت خدا کی خالقیت اور اس کی مالکیت پر نہایت لطیف اور سیر کن بحثیں ہیں اور ساتھ ہی اپنا ملہم ہونا ظاہر کر کے اپنے بہت سے الہامات درج کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بہت سے الہام آئندہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ غرض یہ اس پایہ کی کتاب ہے کہ محققین نے اسے بالاتفاق اس زمانہ میں اسلامی مدافعت کا شاہکار قرار دیا"۔(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۷ تا ۱۸ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) ☆☆

خطبہ جمعہ

ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا

جن لوگوں کو بھی آپ احمدی بناتے ہیں ان کی احمدیت کی فکر کریں ان کو احمدی بنا کر احمدی کر دکھائیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷/ مارچ ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۷/ امان ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ. فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ. فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ
(سورہ آل عمران آیت ۱۶۰)

آج اس آیت کی تلاوت اس لئے کی جارہی ہے کہ آج ربوہ میں جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے اور ان کی خواہش تھی کہ حسب سابق میں براہ راست ان کی مجلس شوریٰ سے خطاب کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس شوریٰ بغیر کسی روک کے، یعنی روک تو تھی مگر بغیر کسی انقطاع کے، میری غیر حاضری میں اسی طرح جاری رہی ہے۔ اگرچہ دقتیں تھیں اور ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک رہیں مگر مجلس شوریٰ ہر سال ضرور منائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تقاضے اس کی روح کے ساتھ پورے کئے گئے ہیں۔ اگرچہ بعینہ وہی شکل نہیں ہے جو میرے وہاں ہوتے ہوئے ہوا کرتی تھی مگر تبدیلی حالات کے ساتھ کچھ شکل کی تبدیلی بھی ضروری تھی جو اختیار کی گئی۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ بارہا تلاوت کر چکا ہوں۔ نہ صرف پاکستان کی مجلس شوریٰ کے موقع پر بلکہ دیگر ممالک کی مجالس شوریٰ کے موقع پر بھی انہی آیات کی اکثر تلاوت ہوتی رہتی ہے لیکن ہر دفعہ غور پر کچھ نہ کچھ ایسا مضمون سجھائی دیتا ہے جس کی طرف پہلے خیال نہیں گیا تھا لیکن مجھے چونکہ پوری طرح یاد نہیں کہ پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہوں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ کچھ اور نکتے بھی سمجھائے گا جو اس آیت سے تعلق رکھتے ہیں، میں مختصر تبصرہ کرتا ہوں۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ چونکہ تو رحمت ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ کا مطلب ہے اللہ کی رحمت کی وجہ سے مگر اصل میں رحمت کا اشارہ آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی طرف ہے۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ جو بھی آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کے گردو پیش میں تھے پھر جنہوں نے بعد میں آنا تھا میرے نزدیک لِنْتَ لَهُمْ کا فعل ان سب پر واقع ہو رہا ہے۔ کیونکہ آپؐ رحمت صرف عربوں کے لئے تو نہیں تھے، آپؐ رحمت صرف ان کے لئے تو نہیں تھے جو غیر عرب تو تھے مگر آپؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ رحمت کا لفظ واضح طور پر یاد دلا رہا ہے کہ آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا تھا۔ تو جس نے سارے جہان کو ایک رسی میں باندھنا ہو، جس نے کُل جہان کو جو اس وقت موجود تھا یا جس نے بعد میں دریافت ہونا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کے اس جھنڈے تلے اکٹھا کرنا تھا جو خدا نے آپ کے ہاتھ میں تھمایا تھا اس کے لئے لِنْتَ لَهُمْ کی صفت انتہائی ضروری تھی کیونکہ اگر اکٹھا کرنے والے کو ان سے جن کو وہ اکٹھا کرنا چاہتا ہے بے حد پیار اور محبت نہ ہو تو وہ اکٹھا نہیں کر سکتا۔ پس آپ کا اکٹھا کرنے کا فعل چونکہ اس زمانے تک محدود نہیں تھا اس لئے لِنْتَ سے متعلق ہمیں لازماً یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ **حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم ہر زمانے کے انسان سے محبت رکھتے تھے اور ہر زمانے کے انسان کے لئے یہی آپ کی محبت ہے جو ان کو ایک لڑی میں پروئے گی۔** یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عقلی طور پر سوچنے کی بات ہے کہ آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کو گزرے ہوئے آج سے پہلے چودہ سو سال سے زائد برس گزر چکے ہیں اور آپؐ کی آج کل ہم سے اور تمام بنی نوع انسان سے محبت ہمیں کیسے ایک لڑی میں پرو سکتی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دراصل آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کی دعائیں تھیں جنہوں نے آئندہ کام آنا تھا کیونکہ اور کوئی براہ راست ذریعہ نہیں ہے کہ آپؐ ہمیں اکٹھا کر سکتے۔

پس حضور اکرم صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کے سپرد وہ کام کیا گیا جو آپ اپنی شخصی صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہوئے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن وہ صلاحیتیں جب اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیں تو پھر سب کچھ ادا کر سکتے تھے، ہر فریضہ ادا کر سکتے تھے۔ پس اس آیت کریمہ کا لازماً یہ مطلب نکلتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وعلىٰ آلهٖ وسلم کی صلاحیتیں جب خدا کی طاقتوں سے جُڑ گئیں اس وقت آپ کے دل کی تمام دعائیں آئندہ کے لئے مقبول ہوئیں اور وہ عظیم الشان فریضہ جو سب دنیا کو باندھ دینے کا تھا وہ ان دعاؤں سے، ان محبت بھری دعاؤں کے نتیجے میں بالآخر پورا ہوا اور پورا ہوگا۔ پس ہم سب کے لئے اس میں کتنا گہرا سبق ہے۔ ہم نے بھی اپنے اپنے دائرے میں لوگوں کے دل باندھنے ہیں اور یہ دائرے پھیلتے پھیلتے اب ایک سو ساٹھ ممالک سے بھی اوپر جا چکے ہیں۔ یہاں بیٹھے ان سب کو ایک لڑی میں پرونا میرے جیسے عاجز انسان کے لئے تو یقیناً ناممکن ہے۔ مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اور دو باتوں پر انحصار کرتے ہوئے ایک یہ کہ آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کی دعائیں ہماری ممد ہیں اور ان دعاؤں کی ہواؤں کے رخ پر اگر ہم چلیں گے تو ضرور کامیاب ہونگے۔ دوسرے ذاتی طور پر ہم میں سے ہر ایک جو کسی ایک دائرے کا نگران ہے، اسے اکٹھا کرنا چاہتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کے لئے دعائیں کرے اور محبت کے ساتھ دعائیں کرے کیونکہ رسول اللہ صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کی دعائیں محبت سے عاری نہیں تھیں۔ لِنْتَ کے لفظ میں یہ محبت کا مضمون داخل ہے اور رحمت کے لفظ نے اسے اور بھی اجاگر کر دیا۔

پس مجلس شوریٰ پاکستان کو خصوصاً موجودہ حالات میں اس نکتے کو یاد رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ مخالف ہوائیں بھی چل رہی ہیں، ایسی مخالف ہوائیں چل رہی ہیں جو اس مضمون کے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں اور پاکستان کے باشندوں نے آنکھیں کھول کر شرح صدر کے ساتھ احمدیت کو قبول کیا ہے کہ انہیں کامل یقین ہے کہ یہ احمدیت وہی مذہب ہے جو آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم کے ہاتھ سے جاری ہوا اور سرِ مُو بھی اس میں فرق نہیں۔ جب تک یہ یقین نہ ہوتا ناممکن تھا کہ پاکستان میں احمدیت پھیلتی کیونکہ احمدیت کے پھیلنے کے نتیجے میں بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، قدم قدم پر قربانیاں ہیں۔ واقعۃً گھر جلائے جاتے ہیں، فرضی طور پر نہیں واقعۃً گھر جلائے جاتے ہیں اور محض اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور محمدؐ مصطفیٰ کا پیغام قبول کر لیا ہے۔ اس بناء پر نہیں جلائے جاتے جس بناء پر روز سینکڑوں، ہزاروں بلکہ اب تو شاید لاکھوں گھر پاکستان میں جل رہے ہونگے اب تو ان کا شمار ہی کوئی نہیں رہا مگر ان میں ایک بھی گھر اس بناء پر نہیں جلایا گیا کہ اس کے باشندوں نے آنحضرت صلى الله عليه وعلىٰ آله وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سر جھکا دیا تھا اور وہی کچھ کرنے لگے تھے جو ان کی سنت کی تعلیم تھی۔ اس بناء پر گھر نہیں جلائے جا رہے۔ اس بناء پر اگر گھر جلائے جا رہے ہیں تو صرف احمدیوں کے جلائے جا رہے ہیں اور کوئی بھی وجہ نہیں سوائے اسکے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے پیغام کو قبول کر لیا اور اس امام کو تسلیم کر لیا ہے

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوا تھا۔ یہ ہے سارا جھگڑا اور اتنے مشکل حالات میں آپ کو سب تو مبایعین کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے اور احمدیوں کو بھی اکٹھے باندھے رکھنا ہے۔ ایک ایسا دور آیا تھا جب احمدیوں میں انتشار شروع ہو چکا تھا یعنی میری عدم موجودگی میں ایک ایسا وقت آیا تھا اور یہ انتشار بالارادہ ملّاں کی طرف سے اس طرح پھیلایا جا رہا تھا کہ جماعت احمدیہ کی اصل تعلیم ان تک پہنچانے کے سارے رستے بند کر چکے تھے اور جماعت احمدیہ کے خلاف ہر بات ان تک پہنچانے میں وہ آزاد تھے اور اس سلسلے میں ان کا ریڈیو اور ان کی ٹیلی ویژن بھی مُمِد و مددگار تھی۔

یہ وہ دور تھا جو میرے لئے سب دوروں سے زیادہ سخت تھا کیونکہ کوئی رستہ نہیں نکل رہا تھا کہ کس طرح احمدیوں کو سمجھائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تعلیم کے خلاف یہ بالکل جھوٹا پروپیگنڈا ہے، اس میں ایک ذرہ بھی سچائی نہیں جو اس وقت کثرت سے خصوصاً دیہاتی جماعتوں میں کیا جا رہا تھا اور اس کے جواب میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کبھی کوئی مربّی پہنچے بھی تو دیر کے بعد ایک مربّی کا پہنچنا جبکہ اس کے جانے سے پہلے ہی بہت سے دل میلے ہو چکے ہوتے تھے ان لوگوں کو مربّی کی بات سننے سے بھی محروم کر دیتا تھا۔ یہ ایک بہت ہی بھیانک دور آیا ہے ہماری تاریخ میں جس کا علاج ہمارے بس میں نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اس کا جواب دیا اور گھر گھر ہماری آواز پہنچنے لگی اور دشمنوں تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور شدید مخالفین تک بھی یہ آواز پہنچنے لگی اور اندر اندر ایک انقلاب کے رونما ہونے کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

یہ بھی اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں سے یہ بات رونما ہوئی ہے جیسا کہ میں نے دعویٰ کیا تھا کہ آپ کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں، اب ثبوت پیش کر رہا ہوں کہ دیکھ لو یہ ہمارے ساتھ ہیں ورنہ دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں خواہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہو جس کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہو کہ چوبیس گھنٹے اس کی آواز تمام دنیا کی غلط فہمیاں دور کرنے اور اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے میں ہر کونے تک پہنچے، دنیا کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہ ہو جو اس آواز سے محروم رہ جائے۔ پس یہ آپ کو سمجھانے کی خاطر ایم ٹی اے کی تفصیل بیان کی ہے مگر آپ لوگوں کے لئے اس میں جہاں ایک خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔

ایم ٹی اے کو عام کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے بہت کوشش کی کہ جس حد تک ممکن تھا انٹیناز مہیا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک کی رپورٹ کے مطابق بھاری تعداد میں جماعتوں کو وہ انٹیناز مہیا ہیں جو ایم ٹی اے کا پیغام سن سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی وہ آواز جو خلیفہ کی آواز براہ راست ان کو باندھنے کے لئے مد ہو سکتی تھی وہ پہلے شاذ کے طور پر احمدی کانوں تک پہنچا کرتی تھی اور اب وہ روز بلا ناغہ ہر لمحہ ان تک پہنچ رہی ہے۔ یہ اتنا عظیم الشان احسان ہے کہ اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں عمر بھر شکر ادا کرتے رہیں تو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مشکلات جو پیدا ہو رہی ہیں ان پر بھی غور کرنا ہوگا۔

جن جگہوں میں یہ آواز پہنچ رہی ہے ان میں حکمت اور دانائی کے ساتھ اس معاملے کو پھیلانا چاہئے۔ بعض لوگ کم فہمی کے نتیجے میں یا تبلیغ کے جوش میں زیادتی کی وجہ سے بغیر جائزہ لئے کہ کوئی شخص شریف ہے یا شریر ہے، سچا ہے یا جھوٹا ہے، سیدھا صاف ہے یا منافقت رکھتا ہے وہ اپنے شوق میں ان کو ایم ٹی اے پر دعوت دینے لگ جاتے ہیں اور بہت دفعہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ شخص ارادۃً کھوج لگانے کی خاطر آتا ہے اور جا کر تھانوں میں رپورٹ کر دیتا ہے کہ یہ ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ اور بعض دفعہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے فحش باتیں پھیلا رہے ہیں اور اس صورت میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ گھیراؤ کر کے آجاتے ہیں، اس جگہ پتھراؤ ہوتا ہے جہاں ایم ٹی اے دکھائی جا رہی ہے اور یہ ہدایت کا رستہ حکومت کی طرف سے جبراً بند کر دیا جاتا ہے۔ یہ کم جگہوں پر ہوتا ہے لیکن جب ہوتا ہے تو تکلیف کا موجب بنتا ہے۔ اس صورت حال کو Avoid کیا جا سکتا تھا یعنی اس صورت حال سے انصراف کر کے اپنے مقصد کو پایا جا سکتا تھا۔

تو ایک تو آپ لوگ جو میری آواز سن رہے ہیں وہ یہ بات دوسروں تک بھی پہنچائیں اور اپنی حکمت عملی کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں۔ لیکن اب میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ جب واپس جائیں تو اپنے اپنے گاؤں میں یہ بات پھیلائیں کیونکہ آپ کی واپسی سے پہلے اس لمحے ان سب گاؤں تک یہ آواز براہ راست پہنچ گئی ہے جو آپ نے مجھ سے سن کر آگے پہنچانی تھی۔ آپ کا چونکہ انتظام سے تعلق ہے اس لئے انتظامی پہلو کے لحاظ سے آپ مستعد ہو جائیں لیکن جہاں تک احمدی عوام الناس کا تعلق ہے وہ براہ راست آواز سن رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر عمل کر رہے ہیں اور کریں گے۔

دوسری بات جو اس تعلیم میں دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نرمی کا جو پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوا ہے اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ کہ جن کے لئے تیرا دل نرم ہو گیا جن کی محبت میں تو مبتلا ہو گیا ابھی ان کی تربیت نہیں ہوئی ان سے غلطیاں ہونگی اور جب غلطیاں ہونگی تو اس وقت ان سے نرمی کا سلوک کرنا۔ اگر سختی سے پکڑ کی گئی تو اس کے نتیجے میں یہ لوگ تجھ سے دور ہٹنے لگ جائیں گے۔ یہ جو نرمی کا سلوک ہے اور قریب کرنا ہے اس مضمون پر میں پہلے تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں کہ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا کی تعلیم کو نافذ کرنے کی خاطر ان لوگوں سے ناراض نہیں ہوتے تھے جو اس راہ میں روک بنا کرتے تھے یا منہ سے تو اقرار کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام ہیں اور عملاً بعض دفعہ ایسی کوتاہیاں ہو جاتی تھیں کہ وہ غلامی کے تقاضے پورے نہیں کرتے تھے۔ تاریخ اسلام بھری پڑی ہے ایسے واقعات سے یا اگر بھری پڑی نہیں تو یہ کہنا چاہئے کہ تاریخ اسلام سے قطعیت سے ایسے واقعات ثابت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کبھی انفرادی طور پر لوگوں سے ناراض ہوئے، صحابہ سے ناراض ہوئے، کبھی اجتماعی طور پر بڑے گروہوں سے ناراض ہوئے اور آپ کی ناراضگی میں ایک عزم پایا جاتا تھا جو دل کی نرمی کے برعکس کام کرتی تھی۔ یعنی آپؐ کی ناراضگی چونکہ اللہ کے لئے تھی، آپ کو ناراضگی بنانے کی خاطر خالصۃً اللہ کی مرضی پر انحصار کرنا پڑتا تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ آپ ناراض ہوں لیکن دل میں ان کے لئے درد محسوس نہ کریں۔ ناراض ہوتے تھے تو دل میں درد محسوس کرتے تھے، دل میں درد محسوس کرتے تھے تو ان کے لئے دعائیں اٹھتی تھیں۔

یہ مضمون ہے جس کا فَاعْفُ عَنْهُمْ سے تعلق ہے۔ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اب عفو کافی نہیں ہے جب تک ان کے لئے بار بار استغفار نہ کیا جائے۔ اب یہ عجیب مضمون ہے کہ بظاہر تو یوں لگتا ہے جیسے کرے کوئی اور بھرے کوئی یعنی گناہ کسی اور نے سرزد کیا اور معافیاں حضرت رسول اللہؐ مانگیں لیکن اس کے سوا آپ کی رحمت کا کوئی تصور ہی نہیں۔ سب دنیا کے گناہوں کے لئے آپ نے استغفار کیا ہے۔ پس عیسائیوں کے لئے اس میں ایک سبق ہے۔ کوئی اور کفارہ گناہوں کا استغفار کے سوا ممکن نہیں ہے کیونکہ استغفار سے گناہ جھڑتے ہیں اور گناہوں کا بوجھ اٹھانے سے گناہ جھڑتے نہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ کرو گناہ تمہارا بوجھ میں اٹھا لوں گا تو اس سے اس کے گناہ جھڑ کیسے جائیں گے۔ اس کی تو حوصلہ افزائی ہوگی مزید گناہ کرنے کے لئے۔ لیکن استغفار کے نتیجے میں اگر وہ مقبول ہو جائے تو گناہوں کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ وہ مٹی کے نیچے دفنا دئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا شخص پھر اس قابل ہوتا ہے کہ وہ دل کی صفائی اور نیت کی نیکی کے ساتھ قابل اعتماد ہو جائے جب یہ ہو تو پھر ان سے مشورہ کرنا ہے۔ بے ایمانوں، بددیانت لوگوں اور گندے لوگوں سے مشورے کا قرآن کریم میں کہیں بھی حکم نہیں ہے۔ اس مضمون کو آپ سمجھیں کہ آپ کو مجلس شوریٰ پر بلایا گیا ہے تو قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں بلایا گیا ہے۔

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ پہلے ان کی صفائی کرو، ان کو پاک کرو، ان کو اس لائق بناؤ کہ وہ مشورہ دے سکیں اور جب وہ ایسے ہو جائیں تو ان کو مشورہ کے لئے بلاؤ۔ جب مشورے کے لئے بلایا جائے تو تعلقات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لِنْتَ لَهُمْ کا مضمون پیچھے نہیں رہ جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے کیونکہ جب بھی آپ کو کوئی شخص مشورے کے لئے بلائے تو آپ اپنے دل میں اس بات پر غور کر سکتے ہیں کہ اس وقت آپ اپنی اہمیت کیا سمجھ رہے ہیں۔ جب کوئی مشورے کے لئے بلاتا ہے تو آپ اپنے دل میں ایک قسم کا اعزاز پاتے ہیں کہ میرا اعزاز کیا گیا ہے اور جس کا اعزاز ہو اگر وہ اس طرح پاک وصاف ہو چکا ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو بنا دیا تھا تو وہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی محبت میں مبتلا ہو جاتے تھے۔

پس یہ مشورے کا نظام ہے جو ہم نے ساری دنیا میں قائم کرنا ہے اور یہی مشورے کا نظام ہے جو اس وقت مجلس شوریٰ میں نمونے کے طور پر قائم ہونا چاہئے یہ نمونہ لے کے لوگ پھیلیں کیونکہ عامۃ الناس بعض دفعہ یہ باتیں سنتے تو ہیں مگر نمونہ نہیں بن سکتے۔ شوریٰ کے نمائندگان کے لئے ضروری ہے کہ ان باتوں کو سمجھ کر ان میں نمونہ بنیں کیونکہ انہوں نے واپس جا کر مشورے کرنے ہیں۔ یہ ایک اور

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پہلو ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ مشورے صرف ایک سطح پر نہیں یعنی مرکز کی سطح پر نہیں بلکہ ہر سطح پر جہاں احمدیوں کو مشوروں کے لائق بنانے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے وہاں سے نمائندوں کے چلنے سے پہلے بھی مشورے ہوئے تھے اور ہر ایسی جگہ جہاں سے نمائندے آئے ہیں وہاں ان نمائندوں کی واپسی پر بھی چھوٹی چھوٹی مجالس شوریٰ منعقد ہونگی کیونکہ میری آواز تو اب دنیا میں سب لوگ سن رہے ہیں جو ڈش انٹینا کے ذریعے مجھ سے تعلق قائم کر چکے ہیں مگر مشاورت میں جو باتیں ہوئی ہیں وہ تو نہیں سن رہے اب۔ اس لئے میں اب جس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں وہ یہ نہیں کہ میری بات کو دوبارہ پہنچائیں۔ میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ میری بات کو سمجھ کر اپنے وجود کا حصہ بنائیں اور مجلس شوریٰ میں اس کی روشنی میں یعنی میری نصیحتوں کی روشنی میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے اسے اپنے دل کے کوزوں میں سمیٹیں اور محفوظ کریں اور واپس جا کر اپنے اپنے گاؤں یا شہروں میں اسی طرح کی مجلس شوریٰ بنائیں جیسی کہ آپ کے چلنے سے پہلے وہاں بنائی گئی تھی اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا فرد اس واپسی کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو۔ وہاں آپ ان کو سمجھائیں کہ بہت سی باتیں تھیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی گئیں لیکن حکمت سے خالی تھیں اور ان پر ان حالات میں عمل در آمد ہو ہی نہیں سکتا تھا، ان مشوروں پر عمل در آمد کا جواز کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ بہت سے ایسے مشورے ہیں جو میں دیکھ چکا ہوں، جن کے تعلق میں میں خود تفصیل سے ہدایتیں دے چکا تھا تو اب بار بار وہی مشورے اٹھا کر مجلس شوریٰ میں بھیجے جائیں یہ تو کوئی معقولیت نہیں ہے، یہ تو صرف گویا نمبر بنائے جارہے ہیں کہ ہمیں بھی ایک اچھی بات آتی ہے وہ بھی آپ کریں۔ تو جا کر سمجھائیں ان لوگوں کو کہ جو اچھی بات آپ کو آتی ہے وہ تو سالہا سال سے خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہمیں کہی جارہی ہے۔ مشورہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ یہ بھی اچھی باتیں ہیں ان پر غور کریں، ان پر عمل کرنا ہے کہ نہیں۔ مشورہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ عمل نہیں ہو رہا کس طرح عمل کرنا ہے یا اب پوری طرح عمل نہیں ہو رہا اس پر پوری طرح کیسے عمل کیا جاسکتا ہے یہ پہلو ہے جس پر آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اب یہ عزم کا پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جیسے تعلق رکھتا تھا وہ آپ سے بھی تعلق رکھتا ہے جب ایک فیصلہ کن نتیجے تک پہنچیں اور جماعتی طور پر مرکز کی منظوری کے بعد یہ طے ہو جائے کہ ہم نے یہ کرنا ہے پھر عزم کے ساتھ کرنا ہے۔ عزم کا مطلب ہے ایسا ریزولیوشن، ایسا قوی ارادہ کہ جس کو ٹالا نہ جاسکے۔ اٹھنا، بیٹھنا اور برخواست ہونا ہماری مجلس شوریٰ کا کام نہیں۔ ایسی مجالس شوریٰ دیکھنی ہیں تو باہر دنیا میں نکل کے دیکھ لیں۔ ہماری مجالس شوریٰ کا کام یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی میں آپؐ کے جیسا پختہ عزم اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ وہ عزم ایسا تھا کہ ناممکن تھا کہ وہ ٹل جائے اور وجہ اس کی بیان ہو گئی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ **جس عزم میں کسی عظیم اور طاقتور ہستی پہ توکل ہو جو اس کی پشت پناہی کر رہی ہو تو وہ عزم متزلزل ہو ہی نہیں سکتا۔**

بڑے بڑے عزم کرنے والے ہم نے دیکھے ہیں سیاست کی دنیا میں ان کی بے شمار مثالیں ہیں کہ فیصلے کئے کہ یہ ضرور ہوگا، یہ کر کے رہیں گے، ہو نہیں سکتا کہ نہ ہو اور دوسرے دن سیاست کی کایا پلٹ گئی اور ان کا کوئی مددگار اور کوئی مُعین نہیں رہا۔ ان عزائم سے ان کو لازماً پیچھے ہٹنا پڑا یا خود اپنے ہاتھوں ان عزائم کو توڑنا پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ آپؐ نے عزم کر لیا ہو اور پھر اس عزم کو ٹال دیا ہو۔ وجہ یہ ہے جو یہاں اس آیت کریمہ میں بیان ہوئی ہے فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . آپ کا عزم کسی انا کے نتیجے میں نہیں تھا۔ آپ کا عزم یہ ظاہر نہیں کرتا تھا کہ محمدؐ رسول اللہ بے حد مضبوط ارادے کے ہیں۔ آپ کا عزم یہ ظاہر کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اللہ پر ایمان کامل ہے اور جو بھی عزم کرتے ہیں وہ اس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ اور جس کی رضا کی خاطر کرتے ہیں وہ بڑا طاقتور ہے، بہت قادر ہے، ہر چیز پر قادر ہے اس لئے اس یقین کے بعد آپ کے پیچھے ہٹنے یا عزم کے متزلزل ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

یہ عزم ہم نے بھی کرنے ہیں توکل علی اللہ کی شرط کے ساتھ، اور **ہمارے عزائم میں جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی توکل علی اللہ کا عنصر بڑھے گا۔ اگر عزائم تقویٰ سے خالی ہوں تو توکل علی اللہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس جو فیصلہ کرنا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ کرنا ہے۔ جو مشورہ دینا ہے وہ تقویٰ کی روح کے ساتھ دینا ہے۔ پھر جب اس کو اپنا لیں گے تو توکل کا مضمون شروع ہوگا اور پھر آپ کے پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال نہیں۔** پس اب ایک آپ عزم کر چکے ہیں کہ آپ نے پاکستان میں احمدیت کا قدم لازماً آگے بڑھانا ہے۔ بڑے سخت مخالفانہ قوانین ہیں، بڑے مظالم ہیں جو آپ کی راہ روکے کھڑے ہیں اور آپ کے گھروں میں داخل ہو کر آپ پر تعدی کرتے ہیں یہ وہ بات ہے جس کا عزم سے تعلق ہے جو کچھ کوئی کر گزر سکتا ہے اس کو کہیں تم کر گزرو ہم ہرگز تمہیں جائز موقع نہیں دیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا، جائز موقع مخالفت کا نہیں دیں گے لیکن جانتے ہیں کہ تم نے ناجائز مخالفت سے باز نہیں آنا۔ پس تمہاری ناجائز مخالفت ہمارے جائز عمل کی راہ نہیں روک سکتی، ہمارے جائز عزم کی راہ نہیں روک سکتی، ہمارے توکل کو متزلزل نہیں کر سکتی۔

یہ چیز ہے جو میں بارہا سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، پیغامات میں بھی اور تقریروں میں بھی مگر یہ ایک باریک رستہ ہے اس کے تقاضے بہت سے لوگ پورے نہیں کر سکتے۔ ان دو باتوں کے درمیان توازن رکھنا عقل اور فراست چاہتا ہے اور اس عقل اور فراست کو چاہتا ہے جو ایمان کے نتیجے میں اور تقویٰ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس تقویٰ پر نظر رکھنا، آخر اسی پر تان ٹوٹے گی۔ ساری پاکستان کی جماعتیں تقویٰ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے معیار پر پوری اترنی چاہئیں اور اس پہلو سے مجلس شوریٰ کے نمائندگان جب واپس جائیں گے تو آنکھیں کھول کر دیکھیں کیونکہ اکثر آنکھیں میں نے دیکھا ہے کہ کھلتی نہیں ہیں اور غافل رہتی ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایسی جماعتیں ہیں جن میں صاحب تقویٰ اکثریت میں نہیں ہیں۔ صاحب تقویٰ کی کمی ہے اور تقویٰ کے نام پر مشورے دینے والے بے شمار مل جائیں گے یہ مصیبت ہے جو ہمارے سامنے شیر کی طرح منہ کھولے کھڑی ہے اس کے خلاف جہاد ضروری ہے اور یہ جہاد آنکھیں کھولے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "میں کس دف سے منادی کروں" میرا بھی وہی حال ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور مسیح موعود کی غلامی اور پیروی میں جو باتیں میں کہتا ہوں، کہتے ہوئے بعض دفعہ اپنے سامنے چہرے دیکھ رہا ہوتا ہوں اور علم ہوتا ہے کہ ان کو پوری بات نہیں سمجھ آرہی اس طرح کہ اوپر سے نصیحت گزر گئی ہے دل کو اس طرح انہوں نے جھنجھوڑا نہیں کہ دل کی آنکھیں کھل جائیں اور جب تک یہ آنکھ نہیں کھلے گی آپ کو وہ ترقیات نصیب نہیں ہو سکتیں جن کے متعلق قرآن کریم نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔

پس جماعتوں کو جھنجھوڑتے رہیں، بار بار جھنجھوڑیں، صبح جھنجھوڑیں، شام کو، رات کو، جھنجھوڑتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ ان کو کہو تم اپنی روزمرہ کی زندگی میں متقی نہیں ہو، اپنے معاملات میں متقی نہیں ہو۔ جو جھگڑے چل رہے ہیں، جو دنیاداریاں ہو رہی ہیں، دین سے بے خبر ہو کر جو پیروی ہو رہی ہے دنیا کمانے کی، جو چھوٹے

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

چھوٹے وراثت کے جھگڑے چل رہے ہیں یہ بھلا متقیوں میں بھی ہو سکتے ہیں، ناممکن ہے۔ جس قسم کے جھگڑے وہاں چلتے ہیں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر شعبے میں سے تقویٰ کو نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ احساس جو شعوری طور پر دل کو جھنجھوڑنے والا ہونا چاہئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ احساس ایک دفعہ پیدا ہو جائے تو خدا کے خوف سے جان نکلنے لگتی ہے۔ انسان اپنی زندگی پر نظر ثانی کرتا ہے، اپنے روزمرہ پر نظر ثانی کرتا ہے، جانتا ہے کہ اس کے دعاوی کے عین مطابق اس کے اعمال نہیں ہیں۔ کوشش تو کرتا ہے کہ اعمال دعاوی کے مطابق ہو جائیں مگر اگر وہ سچا ہے اور متقی ہے تو پہچان لے گا کہ ابھی اعمال اور دعاوی میں بہت فرق ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس کو پورے طور پر، باشعور طور پر سمجھنے کے بعد آپ کا قدم بغیر روک ٹوک کے آگے بڑھے گا۔

پاکستان سے بہت سی خبریں مل رہی ہیں، بہت زیادہ زیادتی کی جارہی ہے محض اس وجہ سے کہ احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور مولوی کی جان نکلی ہوئی ہے اس خوف سے کہ یہ تو پھیل جائیں گے، یہ تو ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اس کو یہ غم ہے اور مجھے یہ فکر کہ جو پھیل رہے ہیں وہ سچے بھی ہیں کہ نہیں، وہ واقعۃً اس لائق ہیں کہ احمدیت کی آغوش میں آجائیں اور اگر نہیں ہیں تو ان کو سنبھالنے کے لئے ہماری جماعت کیا کوشش کر رہی ہے۔ مولوی کو اور فکر لاحق ہے، مجھے اور فکر لاحق ہیں۔ مولوی کو عددی فکر ہے اس کی بلا سے وہ شخص جو اس کے نزدیک مرتد ہوتا ہے نیک ہو یا بد ہو۔ ایک جگہ بھی سارے پاکستان میں یہ واقعہ نہیں ہوا کہ کوئی شخص مولوی کے بہکاوے میں آکر مرتد ہو گیا ہو اور مولوی نے اس کو نیک بنانے کی کوشش شروع کر دی ہو۔ وہ بیچارہ آپ نیک نہیں ہے اس نے دوسرے کو کیا نیک بنانا ہے۔ ان کو چھوڑ دیتے ہیں شیطان کے حوالے کر کے اور یہ قطعی ثبوت ہے کہ یہ ارتداد ہے یہ قبول اسلام نہیں ہے۔ ارتداد کے نتیجے میں دل کی خباثتیں بڑھتی ہیں قبول اسلام کے نتیجے میں دل گناہ کے داغوں سے دھوئے جاتے ہیں۔ اب یہ ایک اتنا نمایاں امتیاز ہے کہ سارے پاکستان میں سو فیصد وضاحت کے ساتھ یہ امتیاز اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ ایک مثال اس کے برعکس آپ نہیں دیکھیں گے۔ جب بھی کسی احمدی کو توڑا ہے انہوں نے، وہ نیک نہیں ہوا، وہ بد سے بدتر ہوا اور ہر معاملے میں پوری بے حیائی اختیار کر لی، دیانت بھی گئی، امانت بھی گئی، تقویٰ، نیکی، ایک دوسرے سے سلوک یہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور اس کو اتنا مزہ آیا اس چھٹی میں کہ چلو جی سارا بار اتار کے پھینک دیا، مصیبت پڑی ہوئی تھی جماعت احمدیہ میں۔ یہ کرو، یہ نہ کرو، یہ تعلیم جو تھی اس نے رستے روکے ہوئے تھے تو یہ جَنَّةٌ لِلْكَافِر ہے جو وہاں مولوی بنا بنا کر احمدیوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور آپ دوبارہ غور کر کے سارے معاملات کو دیکھیں آپ کو یہی تصویر نظر آئے گی۔ کئی لوگ ایسے تھے جن کو میں جانتا تھا اچھے بھلے، کچھ نہ کچھ شریف ضرور تھے، جب سے احمدیت سے چھٹی کی ہے ان کے چہروں سے کراہت آنے لگ گئی ہے۔ ان کے گناہ ان کے چہروں کو کالا کر رہے ہیں۔ پس یہ تفریق اپنے پیش نظر رکھیں اور **جن لوگوں کو بھی آپ احمدی بناتے ہیں ان کی احمدیت کی فکر کریں۔ ان کا گھیر اڈالیں، ان کو طرح طرح سے بار بار احمدی بنا کر احمدی کر دکھائیں۔** گزشتہ ادوار میں یعنی چند سال پہلے تک بعض ایسی بیعتیں ہوئیں جن میں بیعت کنندہ نے تقویٰ سے پورا کام نہیں لیا۔ اب جب میری یہ نصیحت ان تک پہنچی کہ جو نئے احمدی ہو چکے ہیں مجھے بتاؤ کہ آیا وہ چندوں کے نظام میں بھی شامل ہیں، آیا وہ جرأت سے اس نئے Census میں اپنا نام احمدی لکھوائیں گے کہ نہیں تو اس نصیحت کو بھی غلط سمجھا گیا۔ دوڑ شروع ہو گئی کہ زیادہ نو احمدیوں کے Census میں احمدی فارم بھرنے کے نتیجے میں ہماری کارگزاری کے خانے بھر جائیں گے اور یہ سمجھا جائے گا کہ واہ واہ اس شخص نے اور اس جماعت نے تو کمال کر دیا ہے، اتنے آدمیوں کو Census میں احمدی ثابت کر دیا ہے۔ بعض جگہ اس کے نتیجے میں فساد ہوئے، معصوم احمدی ردعمل کے طور پر بہت تکلیفوں میں مبتلا کئے گئے۔ بعض جگہ کثرت سے ان کے گھر یا ان کی دکانیں جلا دی گئیں۔ مجھے یہ یقین تھا کہ یہاں غلطی لازماً ہماری اپنی ہو گی۔ چنانچہ میں نے بار بار جستجو کی، مجھے ان باتوں کا جواب دو کہ وہ صاحب جن کے خانے میں احمدی لکھا گیا تھا، دو سال یا تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے کیا اس عرصے میں انہوں نے ایک آنے کا بھی چندہ دیا، کیا اس عرصے میں انہوں نے کسی احمدیہ مسجد میں نماز ادا کی؟۔ پہلے تو اس جواب سے احتراز کیا جارہا تھا مگر میں بھی، عزم کی بات ہو رہی ہے اس معاملے میں عزم رکھتا ہوں، جب تک تہہ تک نہ پہنچوں چھوڑتا ہی نہیں بات کو۔ اتنے خطوط لکھوائے کہ آخر ان کو جواب دینا پڑا، اور جواب یہ تھا کہ یہ صاحب اور ان کا خاندان جب سے احمدی ہوئے ہیں ایک آنہ بھی جماعت میں چندہ نہیں دیا، کبھی مسجد کا منہ نہیں دیکھا بلکہ احمدی چھوڑ کے غیر احمدی مسجد کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ کبھی جمعے پہ اتفاقاً چلے گئے تو چلے گئے اور جانا اتفاقاً ہی ہو مگر یہ ثابت کرتا ہے کہ احمدیت کا پیغام ہی ان کو نہیں پہنچا ہوا۔ تو اگر آپ بھرتی کی خاطر لوگوں کو پیغام دے رہے ہیں تو یہ وہ پہلی اینٹ ہے جو کج رکھی گئی اور اس پر اگر فلک تک بھی تعمیر کریں گے تو وہ ساری عمارت ٹیڑھی چلے گی۔ **اس لئے اپنے دل کا تقویٰ جانچنے کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص بھی اس لئے تبلیغ نہ کرے کہ مجھے دکھا سکے۔ اگرچہ بعض تبلیغ کرنے والے اس نیت سے مجھے بتاتے ہیں کہ میری دعائیں ان کے شامل حال ہو جائیں گی مگر ان کے دل کا حال اللہ جانتا ہے۔** اگر اللہ کے نزدیک وہ اس لئے مجھے بتا رہے ہیں کہ کارکردگی کے نمبر لکھے جائیں اور وہ زیادہ متقی شمار ہوں تو وہ ہرگز خدا کے رجسٹر میں متقی کے طور پر نہیں لکھے جائیں گے۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں جو احمدی بنائے گئے تھے وہ آخر آپ سے بے وفائی کریں گے۔ اور جب خصوصیت سے مُلّاں اس بات کی تلاش میں ہے کہ کہیں Census میں احمدیوں کی تعداد نہ بڑھ جائے اور اس کے پیچھے مرکز کا ایک وزیر بیٹھا ہوا ہے جو مسلسل ان کی راہنمائی کر رہا ہے اور حکم دے رہا ہے ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کو کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ مولوی ان کی نظر میں لائیں لازماً ان لوگوں کو قید کرو اور ان پر طرح طرح کے مظالم کرو اور کوشش کرو کہ یہ اپنے عہد سے پھر جائیں۔ جب یہ کوشش ہو رہی ہو ساتھ ساتھ اور اس کے قطعی شواہد مجھ تک پہنچ رہے ہوں کہ جو اپنی دانست میں راجہ بنا ہوا ہے وہ عام انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں، دھوکہ دے رہا ہے دنیا کو اور مولویوں کے ساتھ مشورے کرتا ہے اور حکومت کے بڑے کارندوں کو حکم دیتا ہے اور اس حکم سے مجبور ہو کر جب ہمارے احمدی حضرات ان تک پہنچ کر صورت حال واضح کرتے ہیں تو اس وقت ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں دیکھو تمہیں پتہ نہیں ہم بے بس ہیں، ہم احکامات کی تعمیل میں بے بس ہیں جو اوپر سے آتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بتلایا نہیں کہ کس سے آتے ہیں لیکن ہماری دوسری معلومات اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مولوی بڑبولا بہت ہے، وہ اپنا فخر بنانے کی خاطر مجالس میں باتیں کرتا ہے کہ راجہ ظفر الحق نے ہمیں آرڈر دیا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے ہم تمہارے ساتھ ہیں، حکومت تمہارے ساتھ ہے تو اس طرح وہ مولوی کا بڑبولا پن ہمارا مددگار ہو جاتا ہے۔ اور افسر یا اعلیٰ افسر یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ اوپر کے احکامات سے مجبور ہے لیکن اکثر وہ بڑبولا نہیں ہوتا بے چارہ، اپنی معذوری کا اظہار کرتا ہے۔ مولوی ہماری مدد کے لئے آگے آتا ہے کہ پوچھنا ہے تو ہم سے پوچھئے ہم بتائیں گے کہ یہ کون افسر ہے اور کیا حرکتیں ہو رہی ہیں تو اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔

ان واقعات کا مجھے ایک بہت بڑا فائدہ پہنچا ہے کہ مجھے نو احمدیوں پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے کا موقع مل رہا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ننگے ہو رہے ہیں جنہوں نے نمبر بنائے تھے تبلیغ نہیں کی تھی۔ تو میں جواب ہدایتیں جاری کر رہا ہوں ان کی رو سے **آئندہ تمام تبلیغی پروگراموں میں لازم ہو گا کہ جو احمدی کامیاب تبلیغ کا دعویٰ کرتا ہے اس کا حال پہلے دیکھو، اس کا اپنا دل کیسا ہے، اس کا اپنا عمل کیسا ہے۔ کیا وہ خود چندوں میں اور باجماعت نماز میں شمولیت میں تیز ہے۔** کئی دفعہ جواب ملے گا کہ نہیں وہ صرف تبلیغ کرتا ہے لیکن دوسروں کو، اپنے نفس کو تبلیغ نہیں کرتا۔ تو یہ سارے مسائل ہیں جو حقیقت تقویٰ سے بے خبری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ جو آیات میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں ان پر گہرے غور کے فقدان سے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

پس تمام پاکستان میں جب میں احتیاط کی نصیحت کرتا ہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ رک جائیں اس کام سے۔ جہاں کھلے بندوں بعض لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں اور احمدی ہونے کے بعد چاہے تھوڑا سا ہی کچھ نہ کچھ اپنی جیب سے چندہ دینا شروع کر دیتے ہیں، یا وہ سارے لوگ جو پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے احمدی اثر کے نتیجے میں کچھ نماز کی طرف توجہ دے دیتے ہیں، یہ ہمارے ہیں۔ اگرچہ کامل نہیں مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا کمال کی طرف قدم اٹھ رہا ہے۔ آج نہیں تو کل ایک مقام ضرور آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ حقیقتاً متوکلین میں شمار ہوں گے جو اپنی کوششوں پر نہیں بلکہ اللہ کی رحمت پر توکل رکھتے ہیں۔ پس یہ باتیں جب میں سمجھاتا ہوں تو مشکل یہی ہے کہ بعض لوگ پوری طرح کام سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہ اوہو بڑی غلطی ہو گئی ہمیں Census کی خاطر کسی سے دستخط کروانے نہیں چاہئیں۔ ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ اگر پہلی رپورٹ ٹھیک ہے کہ یہ احمدی ہیں تو پھر آپ کا پیچھے ہٹنا غلط۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو آپ علیحدہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر آپ کی رپورٹیں سچی تھیں جن پر میں اعتماد کر بیٹھا ہوں تو ان کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ آپ کو Census کے وقت بھی ان نو مبایعین کو احمدی ظاہر کرنا ہو گا۔ اگر

MTV Ahmadiyya

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

نہیں کر سکتے تو جان لیں کہ آپ کی رپورٹیں غلط تھیں۔ اس لئے آپ کو اس مصیبت میں میں نے ڈال دیا ہے پھر دونوں میں سے ایک طرف آپ کو قدم رکھنا ہوگا۔ اگر دونوں طرف قدم رکھتے ہیں تو وہ سچائی کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ جہاں احمدی سچے تھے وہاں ان کا Census میں احمدیوں کے ساتھ نام لکھوانا بھی سچا ہوگا۔ پس اس پہلو پر غور کرتے ہوئے جن لوگوں کے نام ابھی نہیں لکھے گئے کیونکہ سارے پاکستان میں Census کے خلاف فساد برپا ہوا ہوا ہے صرف احمدیوں کا شامل ہونا یا نہ ہونا اُن کو دکھائی دیتا ہے لیکن یہ پتہ نہیں کہ ساری زمین ہی اکھڑ گئی ہے جس پر Census کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ مولوی ہمارے خلاف باتیں کرتے اور خود Census کے خلاف اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ ان کا ڈھونگ جو انہوں نے اپنے متبعین کا بنا رکھا تھا وہ کھل جائے گا۔ بہرحال ہمیں موجودہ تجارب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احتیاط کرنی چاہئے۔

میں نے بہت سی احادیث جمع کر رکھی تھیں جو اس سلسلے میں بیان کرنی تھیں مگر یہ جو پہلا حصہ ہے اس آیت کے تعلق میں اس سے پوری فرصت ہی نہیں ملی۔ لیکن اب تبرکاً دو تین منٹ میں بعض احادیث نبویہ جن کا مجلس شوریٰ یا نظام مشاورت سے تعلق ہے وہ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے جامع الترمذی میں یہ روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔ جس کا براہ راست خدا راہنما تھا اس کا یہ حال تھا کہ وہ وجود صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے اس حکم کے تابع اس کثرت سے مشورے کیا کرتا تھا کہ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے زیادہ مشورہ کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

تو آپ لوگ بھی اپنے مشورے کی طاقت کو بڑھائیں۔ بعض دفعہ بیاہ شادی کے موقع پر مشورے کئے جاتے ہیں لیکن اکثر اس نیت سے کہ جو دل میں ہے وہ مشورہ نہ دیا گیا تو ہم مشورہ ہی نہیں مانیں گے۔ اب مجھے تو آئے دن اس سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں کیا خیال ہے یہ بہت اچھا رشتہ ہے۔ میں کہتا ہوں میرے نزدیک تو نہایت بے ہودہ رشتہ ہے کیونکہ یہ نہ نماز پڑھتا ہے، نہ چندے دیتا ہے، نہ کسی مسجد سے اس کا تعلق ہے۔ اگر آپ نے دین کو ہی چھوڑ دیا تو آپ کو کیسے خوشی نصیب ہوگی۔ وہ کہتے ہیں شکریہ، مشورہ مل گیا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہے اچھا رشتہ۔ تو اب بتائیں اس مشورے کا اور اس کثرتِ مشورہ کا کیا فائدہ۔ یہ مشورے اس ارادے سے کئے جاتے ہیں کہ اگر ہماری مرضی کا جواب ملا تو ہم مانیں گے، نہ ملا تو ہم اس مشورے کو رد کر دیں گے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کثرت مشورہ کے دونوں پہلو اطلاق پاتے تھے۔ آپ لوگوں سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور لوگ آپ سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے پہلو میں یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جو مشورہ کرتے تھے ان کے متعلق اللہ کا حکم تھا کہ جب رسول فیصلہ دے دے تو پھر تم مجاز نہیں ہو کہ اس کے خلاف ہٹ سکو۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مشورہ کے دو پہلو ہیں، ایک مشورہ دے رہے ہیں، ایک لے رہے ہیں۔ جب مشورہ دے رہے ہیں تو مشورہ لینے والا مجاز ہی نہیں ہے کہ اس سے پیچھے ہٹے اور جب مشورہ لے رہے ہیں تو آپؐ مجاز ہیں کیونکہ آپؐ سے بہتر اللہ کی رضا کو اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ دونوں جگہ یہی اصول کار فرما ہے۔ جب آپؐ مشورہ دیتے تھے تو اس لئے اس سے ہٹنے کا احتمال ہو نہیں سکتا تھا کہ آپ کا مشورہ رضائے باری تعالیٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ جب آپؐ مشورہ لیتے تھے تو اس لئے آپ کو اس کو قبول نہ کرنے کا اختیار تھا کہ جب وہ رضائے باری تعالیٰ کے کسی پہلو سے بھی خلاف ہوا آپؐ سے بہتر کوئی اس کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ پس یہ نظام شوریٰ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے گرد گھومتا ہے اس کے سارے پہلوؤں کو بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے، ناممکن ہے۔ یہ دیکھ لیں اتنا بڑا تھدا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مختلف احکامات جو مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال رہے ہیں ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ تو ابھی بہت سی شورائیں باقی ہیں جن میں میں نے خطاب کرنا ہے کبھی یہاں سے، کبھی دوسرے ملکوں میں جا کر تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اب یہ سنبھال لیں اور آئندہ اس کو الگ رکھیں، لکھ دیں کہ یہ حدیث ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی۔ تو انشاء اللہ باقی باتیں پھر ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج مولوی کی ہر کوشش کو ناکام و نامراد بنا دیں۔ وہ احمدیت کا رستہ نہ روک سکے اور احمدیت بڑھتی رہے اور پھولتی رہے اور پھلتی رہے لیکن تقویٰ کی راہیں اختیار کر کے، تقویٰ سے ہٹی ہوئی راہوں پر نہیں۔

حضور نے خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا: یہ جو سردیوں کے اوقات ہیں ان کے لحاظ سے اس دور کا یہ آخری جمعہ ہے۔ ہفتہ اور اتوار کی رات کے درمیان گھڑیاں بدل جائیں گی اور اس وقت جمعہ کے اوقات بھی بدلیں گے عصر کے اوقات بھی بدلیں گے اور نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ اسلئے جن لوگوں نے دیکھا ہے ہمیں نمازیں جمع کرتے ہوئے ان کو احساس کرنا چاہئے کہ یہ محض وقت کی مجبوری تھی جس کا صرف جمعہ سے تعلق تھا۔ روزمرہ ظہر کی نماز کو عصر سے نہیں جمع کیا جاتا۔ لیکن بعض ناواقف لوگ، بعض بچے، بعض جن کو مزہ بہت آتا ہے جمع میں، وہ کہیں غلط استنباط نہ کر بیٹھیں اس لئے آج کے بعد جتنے بھی جمعے ہونگے Summer Time میں یعنی گرمیوں کے وقت میں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر پڑھے جائیں گے اور عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی۔ اس بات سے متنبہ رہیں۔ ☾☾☾

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا مجلس شوریٰ کا نظام اب بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ میری کوشش یہی ہے کہ اس شوریٰ کے نظام کو پرانی مرکزی روایات کے مطابق قائم کروں اور یہ نہ ہو کہ ہر جگہ الگ الگ طریق جاری ہوں- جماعت احمدیہ جرمنی سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اُن کا شوریٰ کا ایجنڈا ایسا ہے جو غیر معمولی روپیہ چاہتا ہے- حضور نے فرمایا کہ میں تفصیل سے تو نہیں کہہ سکتا کہ کس حد تک ان میں مالی استطاعت موجود ہے لیکن میرا تاثر ضرور ہے کہ جن دوستوں پر نظر ڈالتا ہوں خدا نے انہیں غیر معمولی رزق عطا فرمایا ہے- اگر وہ سارے لوگ اپنا حصہ وصیت ادا کریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو مالی مشکل درپیش ہو- اس لئے اس حصہ کو خاص طور پر زیر غور لائیں- آج کی مجلس شوریٰ میں مالی امور پر خصوصی بحث ہونی چاہئے اور مجھے تسلی دلائیں کہ جتنے پروگرام بنائے ہیں وہ مالی وسعت کے مطابق بنائے ہیں ورنہ ان پروگراموں کو کچھ کم کرنا پڑے گا-

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک سویڈن کا تعلق ہے دعائیہ پیغام کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جماعت سویڈن نے بہت سے پرانے دلدل دور فرمائے ہیں اور امید ہے کہ جماعت سویڈن آئندہ پہلے سے زیادہ تیز قدموں سے ترقی کرے گی-

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیت کریمہ کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ میں نے پہلے خطبہ میں جماعت کو نصیحت کی تھی کہ بدوں سے دور بھاگو لیکن کس طرف بھاگو؟ اس سلسلہ میں یہ حکم ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ- اس سلسلہ میں حضور نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی بعض احادیث پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایسی مجالس جہاں ذکر الٰہی ہوتا ہے اسے خدا کے فرشتے اپنے جلو میں لئے ہوتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے- حضورؒ نے فرمایا کہ جو لوگ ایسی مجالس میں بیٹھنے کی وجہ سے فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں وہ ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف رجوع کریں جہاں بدوں کی مجلس ہو- اس لئے اس وہم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ نیک لوگ بدوں کی مجلس کا تصور بھی کر سکتے ہیں- ایک اور روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ کس کے پاس بیٹھنا سب سے بہتر ہے- حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جس کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آوے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسے لوگ جن کو ایسی مجالس کی عادت ہو وہ ایسی مجالس میں بیٹھ کیسے سکتے ہیں جہاں جا کر شیطان یاد آئے- ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا- اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو- دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے- تیسرے یہ کہ وہ اللہ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس دعا کا بھی ذکر کیا جو حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیا کرتے تھے- اللھم انی اسالك حبك و حب من احبك ......الخ اور فرمایا کہ یہ دعا واحد کے صیغہ میں ہے- دراصل آنحضرت ﷺ جب یہ دعا کرتے تھے تو آپ کے وجود میں آپ کے حقیقی پیروکار بھی شامل ہو جاتے ہیں- حضور نے فرمایا کہ میں بھی جب یہ دعا مانگتا ہوں تو احترام کے طور پر اِنّیِ کے الفاظ میں مانگتا ہوں، آپ بھی ایسا کیا کریں مگر ساتھ خدا سے یہ بھی عرض کریں کہ جس طرح اس نے انبیاء کی جماعتوں کو بھی اس دعا میں شامل فرمایا اسی طرح ہمارے قریبی، عزیز، دوست جن سے ہمیں پیار ہے یا جن کو ہم سے پیار ہے انہیں بھی اس میں شامل فرمالے- اللہ کی محبت کے نتیجہ میں آپ کی زندگی کے سارے مقاصد پورے ہو جائیں گے- بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں کونوا مع الصادقین کے مختلف معانی پر روشنی ڈالی گئی ہے- اور ساتھ ساتھ ان ارشادات عالیہ کی ضروری تشریح اور وضاحت بھی بیان فرمائی- اور فرمایا کہ کونوا مع الصادقین کا سبق آج اپنے پلّے باندھ لیں- حضور نے فرمایا کہ آج جو علوم کا زمانہ ہے اور ہم نے کثرت سے قرآنی علوم سکھانے ہیں اس کا بھی یہی رستہ ہے کہ کونوا مع الصادقین- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے- ☆......☆......☆

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ بیلجئم از صفحہ نمبر ۲

عالمی قدریں رکھتی ہو۔

☆......ایک صاحب نے کہا کہ نماز کے دوران عورتیں مردوں کے حصہ میں نہیں تھیں گویا عورتوں سے برابر کا سلوک نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ عورتوں کو نماز کے لئے الگ جگہ مہیا کی گئی تھی اور ایسا ان کے احترام کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ نماز میں بعض ایسے Postures ہوتے ہیں کہ مثلاً اگر مرد بھی وہاں ہوں تو عورتیں اس سے Offend ہونگی اور اسے پسند نہیں کریں گی۔ اس لئے عورتوں کے لئے نماز کے واسطے ایک الگ جگہ مہیا کرنا ان کی عزت و تکریم کی وجہ سے ہے۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مرد اور عورتیں اکٹھے مل کر نماز پڑھیں تو ہوسکتا ہے کہ مردوں کی توجہ خدا کی بجائے عورتوں کی طرف ہو جائے۔ عورتیں میک اپ وغیرہ کر کے چرچوں میں جاتی ہیں تو مردوں کی توجہ بٹتی ہے اسلئے عورتوں کو ہمارے ہاں الگ جگہ دی جاتی ہے تاکہ اگر کسی مرد کے دل میں بیماری ہے تو اس کی توجہ عورتوں کی طرف نہ ہو بلکہ وہ پوری توجہ اپنی عبادت کے دوران خدا تعالیٰ کی طرف رکھ سکے۔

☆...... جماعت احمدیہ مسلمہ کو کون سی چیز دوسرے مسلمانوں سے الگ اور ممتاز کرتی ہے؟۔ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک وہ فرق خدا پر ایمان میں فرق ہے۔ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تمام صفات حسنہ پر جو عالمی صفات ہیں ایمان رکھتے ہیں۔ ہم خدا کے عالمی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان سے ایک جیسا سلوک رکھتا ہے۔ ہمارے نزدیک دیگر مذاہب اس پہلو سے خلا رکھتے ہیں۔ باقی لوگ خدا کی محدود صفات پر ایمان رکھتے ہیں اس وجہ سے کئی قسم کے نسلی و قومی امتیازات اور فخر و مباہات میں مبتلا ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے خطبہ میں ہر قسم کے رنگ و نسل کے امتیازات کو ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی عرب کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عرب پر فضیلت نہیں، سب برابر ہیں۔ خدا ایک ہے اور سب کا خدا ہے۔

☆......ایک صاحب نے کہا کہ آپ کیوں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام کشمیر میں دفن ہوئے۔ کیا آپ اسے ثابت کر سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ اسے ثابت کرنا مشکل ہے۔ لیکن اس کے برعکس ثابت کرنا بھی مشکل ہے۔ اگر وہ آسمان پر نہیں گئے جیسا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں تو انہوں نے خود کہا تھا کہ میں گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے جا رہا ہوں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ضرور اس کا موقعہ دیا ہوگا۔ حضور نے اس سلسلہ میں عیسائی محققین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسٰیؑ افغانستان اور کشمیر میں ان بنی اسرائیلیوں کی طرف گئے جو ان علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ اور اس بات کے قوی قرائن ہیں کہ وہ اسی علاقہ میں فوت ہوئے۔

☆......ایک خاتون کا سوال تھا کہ میں لوگوں سے حسن سلوک کرتی ہوں، خدمت خلق کرتی ہوں لیکن مجھے اس کے بدلے میں کبھی خوشی واپس نہیں ملی۔ میں کیا کروں کہ خوشی میرے پاس واپس لوٹ آئے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگوں کی خوشی اور ان کی رضا حاصل کرنے کے لئے خدمت کرتی ہیں تو آپ کبھی خوش نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر خدا کی خاطر، اس کی رضا اور خوشی کی خاطر خدمت خلق ہو تو پھر آپ کو سچی خوشی اور راحت نصیب ہو سکتی ہے۔ حصول خوشی کا واحد طریق یہ ہے کہ اس خدا کی طرف لوٹو جو جانتا ہے کہ آپ کے دل میں کیا ہے۔ اس کی رضا کے مطابق جو بھی کام کریں گی اس سے خوشی ملے گی۔ اسی تعلق میں اس کے مزید سوال پر حضور نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیاں اس پہلو سے نمونہ ہیں۔ وہ لوگوں سے نیکی کرتے ہیں مگر لوگ ان سے بدسلوکی کرتے ہیں اور انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں لیکن چونکہ ان کا ایمان خدا پر ہوتا ہے اور وہ اس کی رضا کی خاطر سب کام بجالاتے ہیں اس لئے وہ ہر حال میں خوش اور مطمئن ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں مکرم عبدالحمید صاحب آف ہالینڈ کو حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا فلیمش ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مجلس عرفان:

۲/ مئی کو ہی شام ساڑھے آٹھ بجے مجلس عرفان (اردو) منعقد ہوئی۔ جس میں احباب جماعت نے حضور انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ چند ایک سوالات یہ تھے:

☆......اگر دو ملکوں کی فوجوں میں لڑائی ہوتی ہے ان میں دونوں طرف احمدی بھی ہیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو مار سکتے ہیں؟ ☆...... غیر احمدی کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان جب احمدی ہوتا ہے تو اسے نئی بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ وہ پہلے ہی سے آنحضرت ﷺ کی بیعت میں ہوتا ہے۔ ☆......رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کیوں کہتے ہیں؟ ☆......ایم ٹی اے پر جب بیعت دکھائی جائے تو کیا اس وقت ٹی وی دیکھنے والے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ وغیرہ

بچوں کی کلاس:

اتوار ۳/ مئی کو بارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پھر مختلف بچوں، بچیوں نے باری باری نظمیں اور تقریریں پیش کیں۔ تقریریں فلیمش زبان میں تھیں ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اسی طرح اردو نظموں کا بھی ترجمہ پیش کیا گیا۔ پروگرام بہت اچھا رہا اور حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے بچوں اور بچیوں کو مٹھائی وغیرہ تقسیم فرمائی۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

تقریب آمین و اعلان نکاح:

اتوار کو بعد نماز عصر مکرم منیر احمد طاہر صاحب کی بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے بچیوں سے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں سنیں اور پھر ختم القرآن کی دعا دہرائی جس میں تمام حاضرین بھی شامل ہوئے۔ بچیوں نے قرآن مجید بہت عمدہ تلفظ کے ساتھ اور خوش الحانی سے پڑھا جس پر حضور ایدہ اللہ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ ان کو تفسیر صغیر تحفۃً بھجوائی جائے گی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کی موجودگی میں مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ بیلجئم نے مکرم قریشی محمد رافع صاحب کی بیٹی خولہ رفعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عبدالوحید ارائیں صاحب کیا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو تقریبات ہر پہلو سے مبارک فرمائے۔

بنگالی مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب:

اسی شام پونے پانچ بجے بنگالی مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کے بنگالی ترجمہ کی سعادت مکرم فیروز عالم صاحب کو حاصل ہوئی۔ اس مجلس میں بہت سے سوالات پیش ہوئے چند ایک اہم سوالات یہ تھے:

☆...... حضرت محمدؐ رسول اللہ آخری نبی تھے تو امام مہدی کیسے نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ حضور نے تفصیلی جواب میں فرمایا کہ اگر خود حضرت محمدؐ رسول اللہ امام مہدیؑ کو نبی قرار دیں تو آپ ان کی نبوت کا انکار کیسے کر سکتے ہیں۔ کیا آپ اس مہدی کو رد کر دیں گے جس کے متعلق حضور اکرمؐ نے فرمایا ہو کہ اس کی بیعت کرو۔

☆......احمدی اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ ☆......خدا تک پہنچنے کا آسان ترین طریق کیا ہے؟، ☆...... مسلمان اپنے آپ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیوں کر رہے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ یہ سوال ہمیں الگ ہونا چاہئے اور دوسروں کو الگ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو تقسیم کیا ہے۔ ان کی تقسیم خدا کے الہام پر مبنی نہیں۔ لیکن ہماری بنیاد خدا کے الہام پر ہے۔ اگر اللہ کے حکم سے جماعت قائم ہو تو خدا اس کا ذمہ دار ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ احمدی ساری دنیا میں متحد ہیں۔ خواہ ان کا کسی ملک، کسی قومیت سے تعلق ہو وہ سب ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت خدا نے قائم کی ہے نہ کہ از خود بنائی گئی ہے۔

☆......ایک سوال تھا کہ میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر خدا میری دعا نہیں سنتا؟ حضور نے فرمایا مجھے شک یہ ہے کہ آپ خدا کی بات نہیں سنتے اس لئے وہ آپ کی نہیں سنتا۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیں شاید آپ کو دنیا کی چیزوں کی زیادہ پرواہ ہے تو پھر خدا آپ کی کیوں سنے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اس کی دعا سنتا ہے جو اس کی بات کو قبول کرے۔ بدقسمتی سے بہت سے لوگ خدا کو اپنے نوکر کی طرح خیال کرتے ہیں کہ جب انہیں ضرورت ہو اور وہ اسے پکاریں تو وہ ان کی ہر بات مانے اور پھر وہ اسے بھول جاتے ہیں۔

☆...... قرآن مجید میں کہاں ذکر ہے کہ امام مہدی آئے گا؟ ☆...... خاتم النبیّین کے صحیح معنی کیا ہیں؟ ☆......اس دور کے امام کو آپ نبی کا ٹائٹل دیتے ہیں تو ہر صدی کے مجدد کو کیوں نہیں دیتے؟ حضور نے فرمایا اس لئے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے کسی اور کو یہ لقب نہیں دیا۔

اختتامی خطاب:

شام ساڑھے چھ بجے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے کامیاب جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ ہر پہلو سے اپنے حسن و خوبی میں گزشتہ سال کے جلسہ سے بہتر رہا ہے۔ گزشتہ سال جلسہ کی مدت دو دن تھی اور کل حاضری ۲۹۷ تھی جبکہ امسال جلسہ کی مدت تین دن رہی ہے اور ۶۹ مہمانوں کو شامل کر کے کل شامل ہونے والوں کی تعداد ۵۹۸ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ذکر کے ساتھ میں آپ کو بیلجئم ملک کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ بیلجئم کی حکومت اور تمام افسران جو مہاجرین کے معاملہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ہمیشہ سے جماعت کے لئے نرم گوشہ رہا ہے۔ جماعت کے لئے وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور اسے قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے تحت دو طرح سے ان کے احسان کا بدلہ اتارنا ہے۔ ایک اس طرح کہ ہم اہل بیلجئم سے انتہائی حسن سلوک کریں اور کسی قسم کی ایسی شکایت ان کے دل میں پیدا نہ ہو کہ فلاں احمدی کی وجہ سے ہمیں مالی نقصان پہنچا یا فلاں احمدی کی وجہ سے ہماری عزت کو نقصان پہنچا۔ دوسرے حکومت بیلجئم کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور بحیثیت ملک ترقیات عطا فرمائے۔ ان کی ترقیات سے جماعت بیلجئم کی ترقیات بھی خود بخود وابستہ ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک خاص بات یہ ہے کہ جرمنی سے آنے والے ہوں یا کسی اور ملک سے ان کو بار بار نصیحت کر چکا ہوں کہ خدا کے واسطے پناہ کی خاطر جھوٹ نہ بولو ورنہ یہ پناہ شیطانی پناہ بن جائے گی لیکن بہت سے لوگ اپنی خود غرضی میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر سچ بولا تو ہمارے خلاف جائے گا جھوٹ کے خدا کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ جو بھی ایسا کرتا ہے وہ اللہ کے حضور جوابدہ ہوگا اور اس کی یہاں پناہ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ مقابلہ خدا اور شیطان یعنی جھوٹ کے درمیان ہے۔ ہرگز پرواہ نہ کریں کہ سچ کے نتیجے میں آپ کو اس ملک سے نکالا جائے گا۔ خدا سب جگہ کا خدا ہے۔ ہجرت میں برکت رکھتا ہے تو وہی رکھتا ہے۔ اگر اللہ کی پناہ اٹھ جائے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر

افغانوں کی اسرائیلی شکلیں

(تحریر و تحقیق: مظفر احمد چوہدری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام افغانوں کے اسرائیلی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تیسرا قرینہ ایک یہ بھی ہے کہ افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا موتہہ اور اونچا ناک اور چہرۂ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھیں گے کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان سے ہیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۴۷ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۰)

افغانوں کی جسمانی ساخت بشریات کی روسے

کون (Coon) (Races of Europe p.419) کی تحقیق کے مطابق افغانوں کا کاسۂ سر ۷۲ تا ۷۵ والی فہرست میں ہے اور اوسط قامت ۱۷۰ سنٹی میٹر (سرحدی افغانوں کی) اور ۱۶۳ سنٹی میٹر (افغانستان کے افغانوں کی) ہے۔ ناک کھڑی اور خمدار ہے جو کہ سامیوں سے مخصوص سمجھی جاتی ہے۔ اس قسم کی ناک بلوچوں اور کشمیریوں وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ بال عام طور پر سیاہ ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی ان میں مستقل طور پر ایک اقلیت بھورے یا سنہری بالوں والی بھی چلی آتی ہے۔ داڑھیاں گھنی ہوتی ہیں۔

عام طور پر کہا جاسکتا ہے کہ افغان بحیرہ روم کی لمبوتری کھوپڑی والی نسل کی ایرانی افغانی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(اسلامی دائرہ معارف اردو بحوالہ B.S.Goha، Census of India 1931.Vol .1Part A.pxi)

میسر معلومات کی روشنی میں اگر ہم افغانوں کا موازنہ اسرائیلی یہودیوں سے ان کے چہروں کی روشنی میں کریں تو مندرجہ ذیل اہم نکات کا جائزہ لینا ہوگا۔

۱......کھوپڑی کی ساخت اور درجہ بندی

۲......بال، ۳......آنکھیں، ۴......ناک، ۵......چہرہ۔

ہماری کوشش ہوگی کہ قدیم ترین میسر یہودی اعداد و شمار سے استفادہ کیا جائے۔

کھوپڑی کی ساخت

افغان کھوپڑی علم بشریات (Anthropology) کی رو سے Dolichocephalic ہے۔ اردو میں اسے "بحیرہ روم کی لمبوتری کھوپڑی" کہا جاسکتا ہے۔ کھوپڑی کا Cephalic Index ناپا جاتا ہے جس سے اس کی قومیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ افغان کھوپڑیوں کی اوسط محققین کے نزدیک ۷۲ تا ۷۵ سنٹی میٹر یا بعض کے نزدیک ۷۳ تا ۷۷ والی فہرست میں آتی ہے۔

علم بشریات کی رو سے ہم کہیں گے کہ افغانوں کا Cephalic Index چونکہ ۷۳ تا ۷۷ والی کیٹگری میں آتا ہے اس لئے وہ Dolichocephalic ٹائپ سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ افغانوں کے نسلی طور پر محفوظ قبائل خالص ترین "سامی النسل" ہیں یا اصطلاحاً Se-metic ہیں۔ یعنی موجودہ نسلوں میں سے عربوں، ایتھوپین، شامی اور قدیم نسلوں میں اسرائیلی، آشوری، بابلی، فونیقی، گرگشی، حتی اور اموری وغیرہ اقوام سے نہایت قریبی نسلی بندھن ہے۔ اور آج دنیا میں اسرائیلی النسل ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں سے سامی النسل خواص پر کسی بھی دوسری دعویدار قوم سے زیادہ افغان پورے اترتے ہیں۔

اگر بنی اسرائیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے ہیں اور عربوں کی ہم نسل و ہم جدّ قوم ہیں تو وہ لازماً سامی النسل ہیں اور اگر وہ سامی النسل ہیں تو آج دنیا کا کوئی اسرائیلی یا یہودی گروہ ان سے زیادہ "سامی" نہیں ہے۔ یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں بلکہ یہودیوں نے جو نام نہاد اسرائیلی ہونے کا دعویٰ کرکے فلسطین پر قبضہ کئے ہوئے ہیں اپنے غیر سامی ہونے پر بہت سر پیٹا ہے۔ خود ان کے ہی الفاظ میں یہ ماتم سنیں:

"ایک اور حقیقت Dolichocephalic ٹائپ کی چونکا دینے والی غیر حاضری ہے جو کہ دوسری تمام جدید سامی النسل اقوام اور قبائل کی مخصوص پہچان ہے۔ مثلاً عرب، شامی، ابی سینین وغیرہ۔ جدید یہودیوں میں (اس قسم کی کھوپڑی۔ ناقل) Blechman کے اعداد و شمار کے مطابق ایک فیصد سے لے کر Gluck کے مطابق ۷٫۳ فیصد ہے......... کھوپڑیوں کی پیمائش کے نتائج سے جو سب سے اہم مسئلہ زیر نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ جدید یہودیوں کا قدیم عبرانی اور جدید سامی کھوپڑیوں کی ساخت سے کیا تعلق ہے۔ ایک خالص سامی کھوپڑی Dolichoc-ephalic ہوتی ہے جیسا کہ جدید عرب، ابی سینین اور شامی وغیرہ کھوپڑیوں کے مطالعے سے ظاہر ہے کہ ان نسلوں کا Ceph lic Index ۷۳ سے لے کر ۷۷ تک ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ آجکل تمام انتھروپولوجسٹ اس امر پر صاد کرچکے ہیں کہ سر کی شکل کسی بھی نسل کی سب سے زیادہ قابل اعتماد شناخت ہوتی ہے۔ اور موسم، ماحول، خوراک اور جنسی یا سماجی انتخاب (Selection) سے اس میں تبدیلی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ سر کی Type کی تبدیلی کا واحد راستہ دوسری نسلوں کے ساتھ اختلاط ہے۔ اگر قدیم عبرانی اسی قبیل (Stock) سے تعلق رکھتے تھے جس سے موجودہ غیر یہودی سامی متعلق ہیں اور اگر جدید یہود ان ہی کی نسل سے ہیں تب ایک خالص dolichocephalic ٹائپ کی یہودیوں میں موجودگی کی توقع کی جانی بجا ہے۔ لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ کھوپڑیوں کی پیمائش (Craniometry) کے تمام نتائج نے ثابت کیا ہے کہ یہودی rochycephalic ساخت کے ہیں اور dolichocephalic ساخت ان میں دو فیصد سے بھی کم پائی گئی۔

اس کی وضاحت دو طرح سے کی جاسکتی ہے یا تو جدید یہودی اپنی رگوں میں نہایت معمولی سا خون رکھتے ہیں جیسا کہ Lombroso, Luschan اور دوسروں کو سوچنا پڑا یا پھر یہ کہ قدیم عبرانی شاید ایک brachycephalic نسل ہوں"۔

(جیوئش انسائیکلوپیڈیا، زیر لفظ کرانیومیٹری)

(*The Jewish Encyclopedia, 1916 ed, New york & London: Funk a Wagnall & Co, 1916. Vol 4 pp:333-336. Under the word "Craniometry"*)

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ علم بشریات کی رو سے کوئی ایک یورپی یہودی کمیونٹی بھی اسرائیلی نسل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ مشرقی عرب یہودیوں کو چھوڑ کر باقی مشرقی یہودی بھی ہمسایہ قوموں کی مشابہت اختیار کر گئے ہیں کیونکہ وہ اقلیت میں تھے البتہ افغان آج بھی راولپنڈی کے کسی بازار میں بیس قومیتوں میں بغیر کسی غلطی کے شناخت کیا جا سکتا ہے۔

کھوپڑی

The following is a list of the measurments of 100 Jewish skulls taken by various anthropologists.

قومیت	کھوپڑیوں کی تعداد	کارنیل انڈیکس	محقق
اطالوی	۳	۷۶٫۳۳	Davis
ڈچ	۲	۷۶٫۳۳	Davis
پولش	۲	۷۹٫۰۰	Davis
مختلف	۱۵	۷۸٫۳۰	Welcker
افریقن	۳	۷۵٫۰	Pruner-Bey
ہولینڈ	۵	۷۷٫۴۸	Dusseau
جرمنی	۴	......	Weissbach
باسل (Basil) [illegible]	۱۲	۸۳٫۶۶	Kallman
روم (دوسری صدی)	۵	۷۸٫۵	Lombroso
اوران (Oran)	۱	۷۴٫۴	Quatrefages
پیرس	۱	۸۲٫۴	"
قسطنطنیہ	۱۷	۷۴٫۵	I Koff
کریمیا (کرائتی یہودی)	۳۰	۸۳٫۳	"

• جیوئش انسائیکلوپیڈیا کے مطابق کریمیا کی کھوپڑیاں شاید یہودی کھوپڑیوں کے معیار پر پوری نہیں اترتیں لہٰذا ان کے بغیر ۷۰ باقی کھوپڑیوں کے اعداد و شمار پر انحصار زیادہ موزوں ہے۔

بال

افغانوں کے بال عموماً سیاہ رنگ کے ہیں لیکن کچھ تعداد سرخی مائل بھورے اور سنہرے بالوں والی کی بھی پائی جاتی ہے۔ کم از کم تین قبائل ایسے ہیں کہ ان کی شناخت ہی ان کے سرخی مائل بھورے بال اور سفید رنگت ہے۔ یعنی آفریدی، اچکزئی اور اورکزئیوں کا ایک ذیلی قبیلہ رابعہ خیل۔ ان قبائل میں بڑی بھاری تعداد مندرجہ بالا قسم کے بال رکھتی ہے۔ یوسف زئیوں کی بعض شاخوں میں بھی یہ تناسب خاصا زیادہ ہے۔ ہمارے افغان جدید محققین اس بنیاد پر ان کو تورین یا یونانی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہودی علماء نے خود تسلیم کیا ہے کہ شروع سے ہی بنی اسرائیل میں اکثریت سیاہ بالوں والی رہی ہے اور ایک محدود طبقہ ہمیشہ سے سرخ اور Blond بالوں کا حامل رہا ہے۔ بقول جیوئش انسائیکلوپیڈیا:

آندرے (Zur Volkskunde der juden. pp 34-40) نشان دہی کرتا ہے کہ یہ حقیقت کہ سرخ بالوں والے اور Blond یہودی شمالی افریقہ، شام، عرب اور فارس وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ مشرقی یورپ میں یہودیوں کی Blond Type میں باہم دگر شادیوں نے بہت تھوڑا کردار ادا کیا ہے۔ وہ یہ نقطۂ نظر رکھتا ہے کہ قدیم عبرانیوں میں بھی Blonds تھے اور یہ کہ جدید سرخ بالوں والے اور یہودی ان کی نسل سے ہیں۔ Luschan اس نقطہ نظر سے اتفاق کرتا ہے"۔

الجیرین، تونسی، بوسنین، قسطنطنوی، سمرنی اور بخاری یہودیوں میں بھی سرخ اور سرخی مائل بھورے بالوں والے

CEPHALIC INDEX

ملک	تعداد	Cephalic Index	Dolichoce-phalics-75	Mesocehalic 75-80	Brachcephalic 8+	محقق
گالیشیا (Galisia)	413	83.6 81.7	3.36	17.67	78.69	Mejer and Kopernicki
روس	100	83.11	1.00	13.00	86.00	Blechman
"	100	82.5	1.00	18.00	81.00	Weissnberg
"	67	82.2	1.00	17.9	82.2	Stieda
لیتھوینیا	69	81.7	0.9	15.94	84.06	Talko-Hryneewicz
یوکرائن	438	82.2	0.9	13.47	85.61	"
اٹلی	112	82.14	2.68	19.64	77.68	Lombroso
مختلف	19	82.2	......	26.3	73.8	Weisbach
روس	139	80.9	2.16	31.65	66.19	Yakowenko
بوسنیا	55	80.1	7.3	34.5	58.2	Gulck
بادن (Baden)	86	83.5	.....	11.6	87.8	Ammon
کاکیشیا	53	85.2	......	1.7	98.3	Pantukhof
روس	51	82.8	......	......	....	Ikoff
انگلستان	363	80.0				Jacobs
پولینڈ	325	81.9	1.0	22.0	77.0	Elkind
اٹلی	34	81.6				Livi
مختلف	500	82.12	1.8	23.8	74.4	Fishberg

جیوئش انسائیکلوپیڈیا۔ زیر لفظ (Craniometry) (کھوپڑی کی پیمائش کا علم)

لوگ پائے جاتے ہیں (بعض محققین نے اس کا ذمہ دار ناقص غذائی حالات، کو قرار دیا ہے جو کہ موجودہ سائنسی تحقیق کی رو سے قابل قبول نہیں)

اچکزئی اور آفریدی

جو دو افغان قبائل اپنے بالوں کے ان رنگوں کی وجہ سے ممتاز ہیں وہ اشکوزئی اور اپریدی ہیں۔ اشکوزئی تو جھیل ارمیاء کے کناروں کے اشکوزائی ہیں جن کا نام اشکوزا اور اشکوزائی قدیم آشوری کتبات میں آیا ہے اور اپریدی بائبل کے اپریتی (افریتی) قرآن مجید کے عفریت اور قدیم افغان تاریخ کے اپارتے ہیں۔

(The Geological & Topographic texts of Old Testaments, edited by J.Simons S.J, 1959th ed. Leiden: E.J.Brill.1959.Part 1. Under the word 28.Ashkenaz pp10-11)

۱۔ اشکوزائی:

اگر ہم لفظ اشکو کی تلاش سامی زبانوں میں کریں تو موجودہ خالص ترین سامی زبان عربی میں یہ لفظ اَشقَخ (اچکا) کی صورت میں محفوظ ہے اور اس کا مطلب سرخی مائل بھورا رنگ ہے۔

۲۔ آفریدی:

بائبل میں حضرت داؤد اور سلیمان علیہ السلام کو اپریتی مرد قرار دیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپارتی یا اپریتی بنی اسرائیل کا وہ حصہ تھے جو سرخی مائل بالوں اور Blond ہونے کی وجہ سے ممتاز تھے۔

یہودیوں نے اسی وجہ سے ان کو اپارتی یا اپریتی کہا۔ ہندوستان میں یہ اسی وجہ سے کہ عام آبادی کے برخلاف مختلف رنگ کے بال رکھتے تھے اپارتے کہلائے۔

عفر کا مطلب عربی میں مٹی کے رنگ کا ہے یعنی عفریت وہ ہوا جو بھورے بال رکھتا ہو۔

جنوبی عرب میں آج تک بعض قبائل مثلاً کارا قبیلہ سرخی مائل بھورے رنگ کی بکریوں کو آفیروت کہتا ہے۔

ناک

ناک تو گویا دنیا میں سامی النسل اقوام کی نمایاں ترین شناخت بن گئی ہے۔ اونچی اور اکثر اوقات خمدار ناک فوراً کسی شخص کے سامی النسل ہونے کا پتہ دے دیتی ہے۔ قدیم مصریوں اور آشوریوں سے لے کر جدید وسطی یورپ کے کارٹونسٹ تک نے یہودیوں کی نمایاں ترین نشانی ان کے خمدار ناک کو قرار دیا ہے۔

اور آج دنیا میں سب سے زیادہ خمدار ناک رکھنے والی قوم جو اپنے اسماعیلی عرب کزنز کے ساتھ ناک کے Hooked ہونے میں کامل مشابہت رکھتی ہے افغان ہی ہیں۔

غلطی سے سمجھ لیا گیا ہے کہ ہر اسرائیلی کی ناک لازماً خمدار ہوتی ہے۔ یہ غلط ہے۔ ہاں ایک بڑی تعداد کا ناک اونچا اور قدرے زیادہ خمدار ہوتا ہے۔

یورپی یہودیوں نے اختلاط کے نتیجے میں بہت حد تک اس ناک سے نجات حاصل کر لی لیکن یہ اب بھی ان کی پہچان بنا ہوا ہے اور خمدار ناک کہلاتی ہی "Jewish Nose" کہلاتی ہے۔

Nostrility

کئی یہودی و غیر یہودی محققین نے یہ تحقیق کی کہ مختلف یہودی چہروں کی تصاویر لیں۔ جب ان تصاویر میں سے ناک کو چھپا دیا گیا تو ان چہروں کا "یہودی تاثر" غائب ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہودی اور اسرائیلی چہرے کی واضح ترین شناخت اس کا ناک ہے۔

بعض محققین کا کہنا ہے کہ دراصل یہ یہودی خمدار ناک نہیں جو اس کی پہچان ہے بلکہ اس کے نتھنوں کی مخصوص ساخت ہے۔

ان کی تحقیق کی رو سے یورپی یہودی ناک Leptorhine ہے یعنی اس کا Nassal Index ۷۰ سے کم ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ ان کے ناک کی چوڑائی ان کے ناک کی "Hight" سے ۷۰ فیصد کم ہے۔

آنکھیں

ایک کشمیری مبلغ کی ملاقات سیرالیون میں ایک یہودی کے ساتھ تھی۔ ایک روز وہ یہودی ان کے گھر میں موجود تھا تو مبلغ کی چھوٹی بیٹی کھیلتی ہوئی وہاں آ گئی۔ یہودی چونک گیا اور مبلغ سے کہنے لگا اس بچی کی آنکھیں اسرائیلی ہیں۔

یہی رائے اکثر یہودیوں کی ہے کہ اگر کسی یہودی کے چہرے کے تمام نقوش بھی غیر یہودی ہوں تب بھی وہ اپنی آنکھوں سے شناخت کر لیا جائے گا۔

بقول جیوئش انسائیکلوپیڈیا:

"It is stated that a Jew maybe recognised by the appearance of his eyes even when his features as a whole are not peculiarly Jewish"

(Jewish Encyclopedia Vol.5 pp 310-311 "eye")

اسرائیلی آنکھ

"Repley (Races of Europe p.396) gives this description:

"The eyebrows, seemingly thick because of their darkness, appears nearer togather than usual, arching smoothly into lines of the nose. The lids are rather full, the eye large, dark and brilliant. A general impression of heaviness is apt to be given. In favourable cases this imparts a dreamy, melanchaly, or thoughtful expression to the countenance; in others it degenerates into a blinking, drowsy type; or again, with eyes half closed, it may suggest suppressed cunning".

(Ripley, "Race of Europe" p. 396. in Jewish Encyclopedia Vol 5 p.312)

یورپی اسرائیلی آنکھوں کا رنگ

The color of the eyes is an important racial trait. The various colors are due to the amount of pigmentation, and can be reduced to three, viz, fair (blue, grey) dark (black, brown) and intermediate (green, yellow, etc).

The Jews have usually black or brown eyes, The appented table shows the colors of the eyes of 147375 school-children in various countries. (Jewish Encyclopedia)

ملک	تعداد	نیلی	براؤن	گرے	محقق
جرمنی	۷۳۱۳۶	۱۹٫۶۳	۵۲٫۸۸	۲۷٫۳۹	Vrchow
آسٹریا	۵۹۸۰۸	۲۳٫۶۵	۳۵٫۶۹	۳۶٫۶۶	Schimmer
ہنگری	۳۱۳۱	۱۸٫۶۳	۵۷٫۶۵	۲۳٫۶۲	Koroci
بواریا	۷۰۵۴	۲۰٫۶۰	۳۹٫۶۰	۳۱٫۶۰	Mayr
Vurtem-berg	۱۹۵۵	۲۰٫۶۰	۳۹٫۶۰	۲۹٫۶۰	Frass

(بحوالہ جیوئش انسائیکلوپیڈیا)

چہرے کی عمومی ساخت و تاثر

افغان چہرہ اپنی ہیئت میں خالص سامی ہے اور ایسی ظاہر و باہر اسرائیلی ساخت رکھتا ہے کہ ہر دیکھنے والا جو یہودی چہرے سے شناسائی رکھتا ہے اس امر کا اظہار کئے بنا نہیں رہ سکتا۔

بیضوی چہرہ ماتھے کا مخصوص اسرائیلی دباؤ پیشانی پر تین یا چار سلوٹیں، کان جو کہ خاص اسرائیلی شناخت ہیں اور سب سے بڑھ کر داڑھی۔

دنیا بھر میں یہودی اپنی داڑھی سے محبت کے لئے مشہور ہیں۔ یورپ میں کسی یہودی پر بدترین ذہنی تشدد سمجھا جاتا ہے کہ اس کی داڑھی مونڈ دی جائے اور یہ سزا ہٹلر نے لاکھوں یہودیوں کو دی۔ جس کی ویڈیو فلمیں آج بھی دستیاب ہیں۔

اسی طرح کانوں کے قریب کے بال بڑھانا جس کو افغان "حسن ڑلے" کہتے ہیں آج تک یہودی مذہبی رسم ہے۔

مسٹر جینس ایم۔ اے۔ ایف۔ جی۔ ایس اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا آف جیوگرافی میں لکھتے ہیں کہ کابل کے لوگ دراز قد ہوتے ہیں۔ سیاہ آنکھوں والے نمایاں خط و خال والے اور ان کے چہرے بالکل یہودیوں کی طرح ہوتے ہیں۔

(بحوالہ عیسیٰ درکشمیر از قاضی محمد یوسف فاروقی صاحب صفحہ ۷۲)

پی ویلی کے مصنف ڈبلیو ویکفیلڈ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ کشمیریوں اور افغانوں کے چہرے یہودی وضع کے ہیں۔ (صفحہ ۹۷)

(بحوالہ تحقیق جدید از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۲۰)

حوالہ جات

☆...... ایام الصلح

☆...... The Jewish Encyclopedia 1916 ed.New York and London Funk & Wagralls Co 1916. Vol 4.pp:333-336.Under the word "Craniometry")

☆...... المنجد۔ بیروت۔ لبنان

☆...... علی کہزاد۔ تاریخ افغانستان (فارسی) کابل۔ افغانستان جلد اول (مکمل کتاب تین جلدوں میں ہے)

☆...... "The Geographical & Topographic Text of the Old Testament" edited by J.Simons S.J.,1959.Leiden:E.J.Brill,1959.Part 1. under the wird "28:Ashkenaz".pp:10-11)

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں

☆ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔

☆ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے

☆ بچپن ہی سے واقفین نو بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔

☆ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک واقفین نو بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

☆ بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔

☆ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

☆ اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاح کو جاری کریں، قائم کریں۔

☆ برے مزاح کے خلاف واقفین نو بچوں کے دل میں بچپن ہی سے نفرت اور کراہت پیدا کریں

☆ واقفین نو بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں۔

☆ کسی کو اچھا دیکھ کر واقفین نو کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں۔

☆ بچپن ہی سے واقفین نو بچوں کو جنرل نالج پڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔

☆ واقفین نو بچوں کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔

☆ ہر واقف نو بچے ناظرہ قرآن کریم کے بعد اس کا ترجمہ سیکھنا شروع کرے اور ترجمہ سیکھنے کی پراگرس رپورٹ ڈائری میں نوٹ کرے

(مرسلہ: وکالت وقف نو - ربوہ)

سفر وسیلہ ظفر ہے

MALIK REISEBURO

دنیا میں کہیں بھی سفر کرنا ہو، ہم آپ کی راہنمائی اور خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ لندن اور پاکستان کے لئے ہوائی جہاز کے ٹکٹ خصوصی رعایت پر خرید فرمائیں

آپ کی خدمت کے متمنی

ABDUL WAHEED

WALDSTR 10 A

63065 OFFENBACH

(Germany)

Tel: 069-82366584

Fax: 069-82366585

Mobile: 0177-3232072

بقیہ: مختصرات ازصفحہ اول

جس کے لئے ہم کوشاں ہیں۔

☆...... موت کے بعد جسم تو فنا ہو جائے گا اور پھر کیا ہوگا؟ حضور نے عالم برزخ اور روح کے متعلق لطیف تشریح فرمائی۔

☆...... کیا عورت مسجد میں خاص ایام میں جا سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا نہیں۔ کیا عورتوں کو باقاعدگی سے مسجد میں نماز ادا کرنی چاہئے؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ خواتین مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے اپنی مرضی سے آتی ہیں۔ لیکن مسجد میں آنا فرض نہیں۔

☆...... گھانا میں کئی تہوار ایسے ہیں جو اسلامی نظریہ کے خلاف ہیں اور ان کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے اور کئی اس وجہ سے احمدیت قبول نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں حضور نے وضاحت فرمائی اور Chieftancy وغیرہ کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔

سوموار، ۲۷/اپریل ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۳ ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی۔ کلاس سورۃ المؤمن کی آیت نمبر ۲۴ سے شروع ہوئی۔ حضور انور نے آغاز میں فرمایا کہ اگلی آیت کے تسلسل میں ایسا مضمون ابھرتا ہے جس کا پہلے مفسرین نے کہیں ذکر نہیں کیا۔ یہاں اس شخص کا ذکر ہے جس نے ایمان چھپایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات اور غالب آنے والے دلائل دے کر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا یعنی تینوں جو اپنے اپنے دائرہ میں غیر معمولی حیثیت رکھتے تھے مخاطب تھے۔ اس لحاظ سے یہ بہت اہمیت رکھنے والی آیت ہے کیونکہ فرعون ان تینوں کے ذریعے سے حکومت کرتا تھا۔ ہامان چرچ کا حاکم تھا۔ قارون فرعون کے خزانے کمانے والا ایجنٹ تھا اور قارون جو موسیٰ کی قوم سے تھا اپنی قوم سے بغاوت کر کے فرعون کا دلال بن گیا ہوا تھا اور موسیٰ کی قوم کے بہت سے لوگ قارون کی طاقت اور دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ مل گئے تھے۔

آیت نمبر ۲۶ میں قالوا اقتلوا ابناء الذین آمنوا معه واستحیوا نسآء هم میں قالوا سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ تینوں اپنی اپنی جگہ یہی احکام جاری کر رہے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کسی تاریخ سے یہ ثابت نہیں کہ جوان مردوں کو قتل کیا جاتا تھا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو لوگ عزت نفس رکھتے ہوں ان کو عملاً تباہ کر دو اور جو عورتوں کی خصلت رکھتے ہیں، کمزور ہیں اور تمہارے ایجنٹ ہیں ان کو آگے بڑھاؤ۔ حضور انور نے فرمایا یہی آجکل ہو رہا ہے۔ ساری تیسری دنیا میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو فرعون کے زمانے میں ہو رہا تھا۔ اور کافروں کی تدبیریں جو مکر السیئات ہیں خدا تعالیٰ کبھی کامیاب ہونے نہیں دیتا۔ حضور انور نے مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنے میں فرعون کے لئے کیا چیز حائل تھی۔ بات یہ ہے کہ فرعون کے دل میں چور تھا اور وہ حضرت موسیٰؑ کی وجاہت سے سمجھتا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی طاقت ہے۔ چونکہ فرعون حضرت موسیٰ کے دلائل کے فرقان اور کلام میں غلبے کے Potential کو سمجھتا تھا اس لئے لوگوں کو ابھارنے کے لئے کہا کہ اس سے تمہارے دین کو خطرہ ہے اس لئے تمہیں فساد سے بچانا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ملاں لوگ بھی فساد کا بہانہ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم احمدیوں پر پابندی لگا رہے ہیں۔ یوں یہ ملاں اس زمانے کے فراعین کی نقل کر رہے ہیں۔ یہ زمانہ احمدیوں پر آچکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں اس طرح لکھا ہے: 'یا علی دعهم و انصارهم و زراعهم............' پھر الہام کی کیفیت منتقل ہوئی اور کسی نے کہا "ذرونی اقتل موسی" حضور انور نے فرمایا، الہام میں علی کے نام سے لگتا ہے کہ یہ چوتھے خلیفہ کے وقت میں واقعہ ہوگا اور ایسا ہی واقعہ ہوا۔

آیت نمبر ۲۹ بہت دلچسپ ہے اور اس میں ایک نیا مضمون ابھرتا ہے یعنی آل فرعون کا وہ آدمی جو ایمان چھپاتا تھا اس نے اپنے ایمان کو اس وقت ظاہر کر دیا جب موسیٰ کے قتل کے ارادے ہو رہے تھے۔ وہ ایک مرد مومن تھا۔ اور اس نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو جرأت سے کذاب کہا۔ حضور انور نے فرمایا کہ فراعین اپنے خاندان کے لوگوں پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح خاندان بٹ جاتا تھا۔ اپنے اہل خاندان کو ان سزاؤں سے بچا لیتے جو وہ دوسروں کو دیتے تھے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ وہ مرد مومن جرأت سے فرعون کو للکار رہا ہے۔ اس کا اللہ پر کامل یقین اور توکل تھا اور یہ باتیں فرعون کو زیادہ خوفزدہ کر رہی تھیں اسلئے فرعون گھبرایا ہوا تو تھا لیکن کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

بدھ، ۲۹/اپریل ۱۹۹۸ء :

حضور انور کی دیگر مصروفیات کی وجہ سے آج ترجمۃ القرآن کلاس نہیں ہو سکی۔

جمعرات، ۳۰/اپریل ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۲۲ جو ۱۳/نومبر کو براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، یکم مئی ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا دن تھا۔ درج ذیل سوالات کئے گئے:

☆...... سونے کے دوران روح پر کیا گزرتی ہے اور اس کا جسم سے کیا تعلق ہے۔ حضور نے فرمایا روح سوتے میں جسم میں ہی رہتی ہے لیکن گہری ڈوب جاتی ہے۔ قرآن اور سائنس دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ اگر روح جس کا دوسرا نام Mind ہے سوتے میں مقررہ حد سے نیچے ڈوب جائے تو موت واقع ہو جائے گی۔

☆...... وقف نو کے سلیبس کی چھوٹی سی کتاب میں لکھا ہے کہ بچوں سے زیادہ محبت کا اظہار یعنی Cuddling وغیرہ نہیں کرنی چاہئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ زیادہ محبت سے بچہ بگڑ جاتا ہے اور Dependent ہو جاتا ہے۔

☆...... اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہودیوں سے نفرت کی وجہ سے مسلمان بے صبرے اور غیر ذمہ دار ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہودیوں کے سلسلے میں آنحضرت ﷺ کے صبر اور نرمی کی بہترین مثال موجود ہے۔ یہودی آپ کے زمانے میں نت نئی شرارتیں کیا کرتے تھے۔ اور آپؐ نے انتہائی رواداری کا سلوک روا رکھا۔ صرف کھلی کھلی بغاوت کے وقت ان کو سزا دی گئی۔ اگر دیانت سے غور کیا جائے تو مسلمانوں کے تمام مصائب بے صبری اور ذہانت کی کمی کی وجہ سے ہیں۔ رواداری کی کمی اور بے صبری سم قاتل ہیں اور خودکشی کے مترادف۔

☆...... فرانس میں وزارت کی سطح پر تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کے سر ڈھانکنے پر رائے زنی کی گئی ہے۔ حضور انور کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟ حضور انور نے فرمایا کوئی حکومت کسی بھی مذہب کے لباس وغیرہ میں دخل دینے کا حق نہیں رکھتی۔ مذہب کو ملک کا مسئلہ بنا لینا بھی جہالت ہے۔ ملکی قوانین ایک سے ہونے چاہئیں جن میں اعتدال اور ڈسپلن ہونا چاہئے۔ جب وہ تہذیب سے گرے ہوئے لباس پہنتی ہیں تو کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا، صرف سر ڈھانکنے کو نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے۔

☆...... بیماری کے بعض حملوں کو جسم کیوں محسوس نہیں کرتا اور پیغام روح کو پہنچ جاتا ہے؟۔

☆...... آنحضرت ﷺ کی شخصیت اور شکل و صورت کے متعلق بتائیں؟ حضور نے فرمایا، کئی احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ آپ وہ حدیثیں لائیں اور انشاء اللہ اگلی دفعہ ان کا ترجمہ کر دیا جائے گا۔ آپ بہت حسین تناسب رکھتے تھے اور یہی خوبصورتی کی تعریف ہے۔

☆...... ایک صاحب نے پوچھا کہ قرآن مجید کی آیت (27:83)، وَاِذَا وَقَعَ القَولُ عَلَیهِم اَخرَجنَا لَهُم دَآبَّة مِنَ الاَرضِ تُکَلِّمُهُم .... میں دآبّۃ سے کیا مراد ہے؟

حضور انور نے اس اہم پیشگوئی پر مشتمل آیت کی تفصیل بیان کی اور فرمایا کہ ہر حرکت کرنے والے جانور کو دآبّۃ کہتے ہیں اور ان میں پرندے اور بکٹیریا وغیرہ بھی شامل ہیں۔ لیکن اصل معنے لفظ تُکَلِّمُهُم سے نکلتے ہیں یعنی وہ دآبّۃ جن سے یہاں مراد چوہوں کے پسو ہیں وہ ان کو زخمی کر کے یعنی کاٹ کر طاعون وغیرہ میں مبتلا کریں گے اور زبان حال سے ایسے لوگوں کے نشانات الٰہی سے منکر ہونے کا اعلان کریں گے۔ گویا کہ دوہرے معنے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب امام مہدی کی بعثت کا وقت آئے گا تو خدا کے اس نشان کو قبول نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ زمین سے ایک دآبّۃ نکالے گا جو انہیں کاٹے گا اور مہدی کی صداقت کا باعث ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ پنجاب میں طاعون پھیلے گی اور میری صداقت کا نشان ہوگی۔ وہ ان لوگوں کو ہوگی جو میرا انکار کریں گے اور حضور نے فرمایا کہ عجیب واقعات رونما ہوئے یعنی سینکڑوں کو طاعون ہوئی مگر مومنوں کو بچا لیا گیا اور نتیجۃً پنجاب میں اس وجہ سے احمدیت جلدی جلدی پھیلی۔ حضور انور نے فرمایا کہ طاعون کی وبا پھیلنے سے پہلے مشکل سے اسی ہزار (80,000) احمدی تھے اور طاعون کے بعد ۴ لاکھ لوگوں نے پنجاب میں احمدیت قبول کی۔ یہ تمام اعداد و شمار اخبار الحکم میں شائع ہوتے رہے اور کسی نے بھی ان کی تردید نہ کی۔

(امتہ المجید چوہدری)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان نے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی رہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم کیا ہے تاکہ پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کی جاسکیں۔

دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس تعلیمی میدان (مثلاً سائنس، آرٹ، پبلک ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ) میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں، اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم، صدرانجمن احمدیہ، ربوہ، پاکستان)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,
6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ · U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

FAX: 0181-875 0249

حضرت امۃ الحمید بیگم صاحبہؓ

حضرت امۃ الحمید بیگم صاحبہؓ ۱۵ر مارچ ۱۹۰۵ء کو بوتالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ بوتالوی اور حضرت امۃ العزیز صاحبہؓ کے ہاں پیدا ہوئیں- آپؓ خود بھی صحابیہ تھیں اور آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کی متبرک لسی پینے اور لوائے احمدیت کیلئے سوت کاتنے کا شرف بھی حاصل ہوا-

۱۹۱۹ء میں آپؓ کی شادی محترم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب (سابق وکیل المال تحریک جدید) سے ہوئی جو بہت فدائی، مخلص اور تیسرے حصہ کے موصی تھے- آپؓ بھی آٹھویں حصہ کی موصی اور تحریک جدید دفتر اول کی رکن تھیں- اپنے تمام چندے اول وقت میں اپنے ہاتھ سے ادا کرتیں- غریب پرور بہت تھیں اور قریباً ۴۵ سال تک ہر جمعہ کے روز کسی حاجتمند کو چھوٹا گوشت باقاعدگی سے خرید کر دیا کرتی تھیں- تمام عمر بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھایا- لجنہ کے قیام کے بعد سے جہاں بھی آپؓ مقیم رہیں، بھرپور خدمت بجالاتی رہیں-

آپؓ کی وفات ۱۰ر فروری ۸۶ء کو بعمر ۸۱ سال ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی- ۱۴ر فروری ۱۹۸۶ء بروز جمعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا : "مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال- محترم عطاء المجیب صاحب راشد کی خوشدامنہ تھیں-......اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے چاروں بیٹے واقف زندگی ہیں اور تین بیٹیاں بھی واقفین زندگی سے بیاہی ہوئی ہیں- اتنے سارے بچوں کا واقف زندگی ہونا یا واقفین زندگی سے بیاہے جانا اللہ کا بڑا فضل ہے- اور اس ماں کو اللہ کا یہ فضل نصیب تھا-"

-......☆......☆......☆......-

محترم چودھری رحمت خان صاحب

محترم چودھری رحمت خان صاحب ۱۸۹۹ء میں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت چودھری خوشی محمد صاحبؓ کے ہاں موضع دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم وزیرآباد سے حاصل کی- ۱۹۱۸ء میں میٹرک کرنے کے بعد ٹیچر کی ٹریننگ لینا شروع کی اور ساتھ ساتھ بی-اے، بی ٹی تک تعلیم حاصل کر کے گجرات کے ایک سکول میں بطور ہیڈماسٹر تعینات رہے-

محترم چودھری صاحب قریباً ۴۰ سال تک صدر جماعت احمدیہ دھیر کے بھی رہے- بچپن سے نمازوں اور تہجد کے پابند تھے- ابھی آپکی عمر صرف چودہ سال تھی کہ آپ کی زندگی میں ایک عجیب واقعہ رونما ہوا- آپ کی ایک ٹانگ سوجنا شروع ہوگئی اور کچھ عرصے بعد اس میں سے مادہ رِسنا شروع ہوا- یہ تکلیف کسی علاج سے دور نہ ہوئی اور آخر ڈاکٹروں نے ٹانگ کاٹنے کا فیصلہ کیا- یہ سُن کر آپ نے تڑپ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری شروع کردی اور یہ عہد کیا کہ اگرچہ ایسا ہونا بظاہر ناممکن ہے لیکن اگر ٹانگ ٹھیک ہوگئی تو میں آخری سانس تک کوئی نماز قضا نہیں کروں گا- اِس دعا کے بعد آپ نے غیر ارادی طور پر اپنی ٹانگ کے زخم کو ٹٹولا تو ٹانگ کی ہڈی کا گلا ہوا ٹکڑا ٹوٹ کر آپ کے ہاتھ میں آگیا-...... کچھ عرصہ دواؤں کے استعمال سے زخم بھر گیا اور آپ نے چلنا پھرنا شروع کردیا- آپ کی بیٹی مکرمہ صوفیہ خانم صاحبہ کے قلم سے آپ کا ذکرِ خیر روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ر جنوری ۹۸ء میں ماہنامہ 'مصباح' کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے- وہ لکھتی ہیں کہ محترم چودھری صاحب کا نماز تہجد کے دوران گریہ وزاری معمول تھا- اور آپ نے اپنی اولاد کو مشفقانہ نگرانی کرتے ہوئے نمازوں کا پابند بنایا-

محترم چودھری صاحب نہایت درجہ صابروشاکر تھے- آپکے ایک ہونہار فرزند محترم مسعود احمد خانصاحب جو کیمیکل انجینئرنگ میں Ph.D. کرنے کی غرض سے لندن میں مقیم تھے، صرف ۲۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے- یہ غمناک خبر سُن کر آپ نے نہایت صبر کا نمونہ دکھایا-

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار خواب دیکھا کہ حضورؓ حضرت امّ ناصرؓ والے مکان میں تشریف فرما ہیں اور گویا کسی کے منتظر ہیں- اتنے میں سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آپؓ کو آئی اور دروازے میں سے ایک ہاتھ مصافحے کے لئے آگے آیا- حضورؓ نے فرمایا کہ میں نے فوراً وہ ہاتھ پہچان لیا کہ یہ ہاتھ چودھری رحمت خانصاحب کا ہے، میں نے ہاتھ پکڑ کر آگے کھینچ لیا- پھر حضورؓ نے تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ چودھری کا لفظ بڑائی کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے ان کے نام کا مطلب ہے "بہت بڑی رحمت والا"- اس کے بعد محترم چودھری صاحب حضورؓ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ربوہ تشریف لے گئے، محترم مرزا مبارک احمد صاحب بھی ہمراہ تھے- حضورؓ نے محترم مرزا مبارک احمد صاحب سے فرمایا کہ چودھری صاحب بڑے کام کے آدمی ہیں، انہوں نے ۱۹۲۲ء میں قادیان میں مجھ سے بڑی محنت سے درس لیا ہے- ان سے کوئی اعلیٰ سا کام لو، ان کو باہر بھیجو-......

چنانچہ حضرت چودھری صاحب ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو لندن میں احمدیہ مرکز تبلیغ کے انچارج کی حیثیت سے یہاں تشریف لے آئے اور ۱۱ر اپریل ۱۹۶۴ء کو واپسی ہوئی - پھر تین چار مہینے بعد احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ بنادئے گئے اور اس حیثیت سے آپ نے آخر دم تک خدمت کی توفیق پائی-

محترم چودھری صاحب صاحب رؤیا تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف پاتی تھیں- کئی بار دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہشوں کو پورا اور مشکلات کو حل فرمادیا- غیراحمدی بھی آپکی بہت عزت کرتے اور کئی متعصب آپکی امامت میں نماز ادا کرلیتے- آپ مسجد سے گھر تشریف لاتے تو سڑک کے کنارے دوکانوں پر بیٹھے ہوئے لوگ احتراماً کھڑے ہو جاتے- اکثر یہ اظہار کرتے کہ چودھری صاحب جیسے بزرگ اور عقلمند شخص غلطی پر نہیں ہو سکتے اس لئے احمدیت سچی معلوم ہوتی ہے- لیکن اُن کی قبول احمدیت کی راہ میں چندوں کی ادائیگی مانع ہوجاتی-

۲۹ر جولائی کی رات کو چودھری صاحب کی وفات ہوئی- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی-

-......☆......☆......☆......-

پیراموںٹ چیف ناصرالدین گامانگا

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶ر جنوری ۹۸ء میں مکرم مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری صاحب مربی سلسلہ اپنے سیرالیون میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے پیراموںٹ چیف ناصرالدین گامانگا کا بھی ذکرِ خیر کرتے ہیں جو سیرالیون کی ریاست سمبارو کے پیراموںٹ چیف تھے- آپ کے والد پیراموںٹ چیف عثمان گامانگا مسلمان تھے لیکن ایک عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے کٹر کیتھولک عیسائی ہوگئے تھے اور ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا خلیلو گامانگا پیراموںٹ چیف بنے جن کو خدا تعالیٰ نے محترم مولوی نذیر احمد صاحب علی کے ذریعے قبول احمدیت کی سعادت عطا فرمائی- انہی دنوں (۱۹۳۹ء میں) محترم مولوی صاحب کی ملاقات ناصرالدین صاحب سے ہوگئی اور آپ بھی جلد ہی احمدیت کی آغوش میں آگئے- اپنے چچا کی وفات کے بعد آپ پیراموںٹ چیف کے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے رشتے داروں اور بعض دوسرے لوگوں نے بہت مخالفت کی- محترم مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں درخواست دعا بھجوائی تو آپؓ نے جواب دیا "ہم نے دعا کی ہے، گامانگا صاحب انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے-" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور محترم ناصرالدین گامانگا صاحب کامیاب ہوئے اور ہمیشہ اس امر کو احمدیت کی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا کرتے تھے-

مکرم المامی سوری صاحب کی وفات کے بعد مکرم گامانگا صاحب جماعت احمدیہ سیرالیون کے صدر کے عہدہ پر فائز ہوئے- اگرچہ آپ کا تعلق ہنڈے قبیلہ سے تھا لیکن آپ ٹمنی اور بعض دیگر لوکل زبانیں بڑی روانی سے بولتے تھے اس وجہ سے بڑے ہردلعزیز اور مقبول شخصیت کے مالک تھے- سیرالیون کے مختلف قبائل میں بٹے ہوئے احمدیوں کے لئے آپ کی حیثیت ہمیشہ مرکزی رہی- آپ حکومت سیرالیون کے ممبر آف پارلیمینٹ بھی منتخب ہوئے اور کچھ عرصہ وزیر بھی رہے- برٹش حکومت کے دور میں آپ کو جسٹس آف پیس کا خطاب ملا اور پھر ممبر آف دی برٹش امپائر (M.B.E) کا خطاب بھی ملا، حکومت سیرالیون کے محکمہ پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ کے ڈائریکٹر بھی رہے اور ڈائمنڈ کارپوریشن کے چیئرمین بھی-

محترم گامانگا صاحب بہت مہمان نواز تھے اور آپ نے اپنے کمپاؤنڈ میں مہمانوں کے لئے ایک الگ پختہ عمارت تعمیر کررکھی تھی- کھانے کے وقت جتنے دوست موجود ہوتے، سب کو شامل کرلیتے- آپ خلافت اور نظام جماعت کا بے حد احترام کرتے تھے- دو دفعہ ربوہ آکر جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے- قادیان کی بھی زیارت کی- ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب سیرالیون تشریف لائے تو آپ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے- آپ کے بھرپور تعاون اور مدد سے تمام انتظامات شایانِ شان طریق پر انجام پائے-

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ سیرالیون میں میری پہلی تقرری محترم گامانگا صاحب کے گاؤں میں ہوئی- میرا قیام آپ ہی کے ہاں تھا جہاں میرے لئے کم مرچ والا الگ کھانا تیار کیا جاتا اور ہر طرح سے میرے آرام کا خیال رکھا جاتا-

محترم ناصرالدین گامانگا صاحب مارچ ۱۹۷۸ء میں وفات پاگئے-

-......☆......☆......☆......-

اعزاز ۲۹ر دسمبر ۹۷ء کو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے کانووکیشن میں گورنر پنجاب نے بی فارمیسی 88-87ء میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر مکرمہ صالحہ رضوان صاحبہ کو گولڈ میڈل عطا کیا-

-......☆......☆......☆......-

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

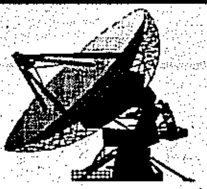

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

01/05/98 - 07/05/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 15th May 1998
17 Muharrum

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner : Let's Learn Salat. Lesson No. 4
01.15 Liqa Ma'al Arab - Session 230
02.20 Quiz Programme - History of Ahmadiyyat, Part 40
03.15 Urdu Class - Lesson 238, (R)
04.15 Learning Dutch - Lesson 14 pt1
04.45 Homoeopathy Class - No.126 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No.4
07.10 Pushto Item
07.30 Durr-E-Sameen, correct pronounciation of Nazms
07.50 From the Archives Tabarrukaat
08.45 Liqa Ma'al Arab Session 230(R)
09.55 Urdu Class - Lesson 238, (R)
11.10 Computers for Everyone Part 59
12.05 Tilawat, News
12.30 Flag hoisting, Khuddam Ijtema Germany (1998)
13.00 Friday Sermon from Germany.
14.05 Proceedings of the German Khuddam's Ijtema. (LIVE)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class - (New) Rec. 13/05/98
19.30 Liqa Ma'al Arab Rec. 12/05/98
20.30 Documentary: Ahmadiyyat in Spain.
20.50 Children's Class No.80 part2
21.20 Medical Matters Host: Dr. Mujeeb-ul-Haq Sahib Topic: Skin Disease. Rec. 17/03/98
21.50 Friday Sermon 15/05/98 (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones. Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec. 11/05/98

Saturday 16th May 1998
18 Muharrum

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Class No.80, Part 2
01.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec.12/05/98
02.10 Friday Sermon 15/05/98 (R)
03.15 Urdu Class(New) Rec. 13/05/98
04.20 Computers For Everyone - Part 59 (R)
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec. 11/05/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.35 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor, Class 80, Part 2
07.00 Saraiky Programme Friday Sermon of 03/10/97 by Huzoor.
08.05 Medical Matters Skin Disease
08.55 Liqaa Ma'al Arab Rec. 12/05/98
09.55 Urdu Class(New) Rec. 13/05/98
11.05 M.T.A. Variety - Seminar- 'Barakaat-e Khilafat' Part 1
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish - Lesson 16
12.55 Indonesian Hour: Tilawat, Dars Malfoozat, Seerat un Nabi
13.55 Bengali Programme: The significance of the Mubahala, more.......
14.55 Children's Mulaqat with Imam Sahib - Rec 16/05/98
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec.13/05/98
17.10 Arabic Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class No. 239
19.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 13/05/98
20.25 Children's Corner- Quiz No. 8, Rabwah
20.50 Question and Answer Session with Huzoor. J/S 26/7/1996
22.35 Children's Mulaqat with Imam Sahib (New) Rec. 16/05/98 (R)
23.35 Learning Swedish, No. 16

Sunday 17th May 1998
19 Muharrum

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.45 Children's Corner: Quiz No.8, Rabwah
01.05 Liqaa Ma'al Arab Rec. 13/05/98(R)
02.10 Canadian Horizons - Symposium about the Holy Prophet (SAW).
03.10 Urdu Class Session No. 239
04.15 Learning Swedish - Lesson 16
04.50 Children's Class With Imam Sahib. Rec. 16/05/98
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, Hadith News.
06.35 Friday Sermon - 15/05/98 (R)
07.55 Question & Answer Session, Rec. J/S 1996
09.45 Liqaa Ma'al Arab - Rec. 13/05/98
10.45 Proceedings of the Khuddam-ul- Ahmadiyya Ijtema, Germany LIVE
18.05 Tilawat ,Seerat un Nabi,
18.20 Urdu Class No. 240
19.30 Liqa Ma'al Arab Rec. 14/05/98
20.25 Children's Corner - Education and Recreation, Sanghara, Pakistan.
21.00 Dars-Ul-Quran. No.16(1997) With Huzoor. Rec. 28/01/97
22.35 Muzakara: Pandit Lekhram
23.25 Learning Chinese, Lesson No. 80

Monday 18th May 1998
20 Muharrum

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner: Education and Recreation. Sanghara, Pakistan.
01.10 Liqaa Ma'al Arab Rec. 14/05/98
02.15 M.T.A U.S.A Q/A With Huzoor, Part 1 Rec. 12/10/84
03.10 Urdu Class - No. 240
04.30 Learning Chinese Lesson No.80
04.55 Mulaqat With Huzoor with English Speaking Friends (R)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner-Education and Recreation. Sanghara, Pakistan.
07.00 Dars-ul-Quran (No. 16) 1997 By Huzoor Rec. 28/01/97 Fazl Mosque, London
08.45 Liqaa Ma'al Arab-Rec. 14/05/98
10.00 Urdu Class. No. 240 (R)
11.05 Sports: The Dr. Abdus Salam Kabadi Tournament, Final
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian - Lesson 56
12.50 Indonesian Hour: Dialog Ke -Ahmadiyyahan, More.......
14.00 Bengali Programme - An interview with Amir Sahib, Kut Kut, More.....
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 127
16.10 Liqaa Ma'al Arab - Session No. 231. (R)
17.20 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class - Lesson 241
19.35 German Service: Nazam, Begegnung mit Huzoor, More...
20.40 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 81, Part 1
21.10 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
21.40 M.T.A. Variety An introduction to the first 14 members of Lajna Imaillah.
22.05 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 127 (R)
23.25 Learning Norwegian. Lesson No. 56

Tuesday 19th May 1998
21 Muharrum

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, (R) Class 81 part 1
01.05 Liqaa Ma'al Arab - Session No. 231 Rec. 05/12/96
02.15 Sports: The Dr. Abdus Salam Kabadi Tournament, Final
03.00 Urdu Class Lesson 241
04.05 Learning Norwegian - Lesson No. 56
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 127
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor Class 81, Part1
07.15 Pushto Programme - Friday Sermon 18/10/96, With Pushto Translation
08.15 Islamic Teachings, Roohani Khazaine
08.45 M.T.A. Variety An introduction to the first 14 members of the Lajna Imaillah -
09.10 Liqaa Ma'al Arab - Session No. 231 Rec. 05/12/96 (R)
10.15 Urdu Class - (R) Lesson No. 241
11.20 Medical Matters Topic: Jaundice
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French, Lesson No. 2
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of 14/02/97 With Indonesian Translation
14.10 Bengali Service: Islami Hijab, More...
15.15 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec. 19/05/98
16.20 Liqaa Ma'al Arab - Session No. 232 Rec. 10/12/96
17.25 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class - Lesson No. 234
19.35 German Service: Lies Mal !, IQ, More...
20.35 Children's Corner : Let's Learn Salat No.5
21.05 M.T.A Variety Seerat Sahaba Hadhrat Masih-e-Maud A.S
21.40 Around The Globe - Hamari Kaenat No.124
22.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. Rec. 19/05/98
23.10 Hikayat-e-Shereen
23.20 Learning French Lesson No.3

Wednesday 20th May 1998
22 Muharum

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.40 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No.5
01.05 Liqaa Ma'al Arab No.232
02.20 Medical Matters Topic: Jaundice
02.50 Urdu Class No.242
04.00 Learning French Lesson No. 3
04.30 Hikayat-e- Shereen.
04.40 Tarjumatul Quran Class Rec. 19/05/98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Let's Learn Salat No.5
07.10 Swahili Programme, Muzaakhara
08.05 Around The Globe -Hamari Kaenat No.124
08.30 M.T.A Variety Seerat Hadhrat Abdullah Bin Sayyad Sahib (RA.)
09.05 Liqaa Ma'al Arab No.232
10.05 Urdu Class No. 242
11.10 Conversation: Ms Alison Knight
12.05 Tilawat, News
12.30 Turkish Programme No. 9
13.15 Indonesian Hour: Tilawat, Dars ul Hadith, More...
14.15 Bengali Programme - Friday Sermon of 14/11/97 by Huzoor
15.20 Tarjumatul Quran class with Huzoor. Rec. 20/05/98
16.25 Liqaa Ma'al Arab No.233 Rec. 11/12/96
17.25 French Programme.
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class No.243 Rec. 04/01/97
19.35 German Service: Kinder lernen Namaz, Das Nahprogramme
20.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.81 part2
21.10 Al-Maidah "Aloo Palak Ke Roti"
21.25 Perahan No. 5 Presenter: Mrs N. Rashid
22.00 Tarjumatul Quran class with Huzoor Rec. 20/05/95
23.15 Arabic Programme Summary of Homoeopathy class.

Thursday 21st May 1998
23 Muharum

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 81 part2
01.10 Liqaa Ma'al Arab No.233
02.15 Canadian Programme Tech Talk, No.2
02.45 M.T.A. Variety Speech by Raja Muneer Ahmad Khan Sahib.
03.10 Urdu Class No.243
04.20 Turkish Programme, Part 9
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R) No.81 part2
07.05 Sindhi Programme Friday Sermon of 09/02/96 by Huzoor
08.05 Al-Maidah
08.20 Liqaa Ma'al Arab No.233
09.25 Urdu Class No. 243
10.30 Quiz - History of Ahmadiyyat No. 41
11.15 Durr-i-Sameen - Correct Pronunciation of Nazms, No. 9
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch Lesson No. 14 Part 2
13.00 Indonesian Hour: Tilawat, More.........
14.00 Bengali Service: Janab National Amir Sahib welcoming some esteemed Guests.
15.00 Homoeopathy Class No.128 With Huzoor
16.10 Liqaa Ma'al Arab No. 234
17.20 Boshian Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class No. 244
19.35 German Service: Rush Rush, Islamische Presschau, More.....
20.35 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 6
21.15 From The Archives Tabarrukaat
22.05 Homoeopathy Class No.128 with Huzoor.
23.10 Learning Dutch Lesson 14,Part 2

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:
English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, May 15, 1998 No. 20

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

دعا سے شفا کا ایک نیا کاروباری مرکز

حال ہی میں R-569 بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور میں دعا سے شفا کا ماڈرن طرز پر کاروباری مرکز کا افتتاح ہو چکا ہے جس کا نام "آستانہ شاہ بابا" ہے۔ اس مرکز کی ملک بھر میں مشہوری کے لئے ایک صاحب محمد یونس صاحب آف لاہور نے "دعا سے شفا" ہی کے نام سے ایک اشتہار دیا ہے جو درج ذیل "شعر" سے مرصّع ہے ؎

عاجزی کی انتہاء ہر ایک کو ملے شفاء
رسولِ خدا کا صدقہ، شاہ بابا کی دعا

ازاں بعد ارشاد ہوتا ہے:

"کچھ عرصہ پہلے میں اپنے روزگار کی وجہ سے پریشان تھا کیونکہ تجربہ ہونے کے باوجود میں نوکری کے حصول کے لئے سرگرداں تھا اور مجھے نوکری نہیں مل رہی تھی۔ مجھے کسی نے شاہ بابا کے متعلق بتایا اور میں نے ان سے ملاقات کی۔ آپ نے مجھے ایک مقررہ وقت تک کلام پڑھنے کو دیا اور دعا فرمائی۔ اللہ کے فضل و کرم، رسول پاکؐ کے صدقے، پنجتن کے طفیل اور شاہ بابا کی دعا سے اللہ نے مجھے برسر روزگار کر دیا۔ نہ صرف یہ کام ہوا بلکہ مجھے مزید نوکری میں ترقی ہوئی اور دور کے ہوئے کام اللہ کے فضل و کرم سے مکمل ہو گئے۔ اس کے علاوہ میرے سامنے ایک بہت بڑے سی۔ ایس۔ پی آفیسر کو ایک بہت بڑی مصیبت سے نجات ملی۔ اس کے علاوہ اللہ کے فضل و کرم اور شاہ بابا کی دعا سے بہت سے لوگوں کے جائز کام ہوئے جن میں سے چند ایک کا ذکر مندرجہ ذیل ہے"۔

اس تمہید کے بعد قبولیت دعا کے دس واقعات کا ذکر ہے جن میں سے چار یہ ہیں:

☆......۱- ایم۔ آر۔ وڑائچ کا بیٹا جو کہ بہت عرصے سے بیروزگار تھا اور جرمنی جانا چاہتا تھا اس کے پاس ٹکٹ کے پیسے تک نہ تھے۔ شاہ بابا کی دعاؤں سے آج وہ جرمنی میں اپنا بزنس کر رہا ہے۔

☆......۲- ایک پی۔ ایچ۔ ڈی انجینئر ڈاکٹر محبّ علی قزلباش کا کھویا ہوا بیٹا وقت مقررہ سے پہلے ہی شاہ بابا صاحب کی دعا سے گھر واپس آگیا۔

☆......۳- ایک عورت کے خاوند کو کسی عورت نے کالے علم سے قابو کیا ہوا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسول خدا کے صدقے اور شاہ بابا صاحب کی دعا سے میرا گھر اجڑنے سے بچ گیا۔

☆......۴- ملک کی دو مایہ ناز گلوکارہ ماں بیٹی کو اسی در سے سکون قلب میسر آیا۔

اشتہار کے آخر میں "آستانہ" کے ایجنٹ صاحب کی طرف سے ہدایت جاری فرمائی گئی ہے کہ "قرآنی آیات کا احترام کریں" حالانکہ پورے اشتہار میں کسی قرآنی آیت کا ذکر تک موجود نہیں۔

اشتہار کا اختتام خالص تجارتی تکنیک کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"اس دعوت نامے کو ضائع نہ کریں بلکہ اگر آپ کو ضرورت نہیں تو کسی اور حاجت مند کو دے دیں اور اس کو تمسخر نہ سمجھئے۔ ہدیہ و تبرک سے پرہیز کریں اور آنے سے پہلے فون پر ٹائم لے لیں تاکہ آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

☆...... آستانہ شاہ بابا: فون پر ٹائم لینے کے اوقات صبح ۹ بجے تا ۴ بجے شام۔

☆......اوقات ملاقات: صبح دس بجے سے ۴ بجے شام۔

☆......ناغہ بروز جمعہ المبارک۔ ویگن روٹ نمبر ۲"۔

اللہ رحم کرے امت مسلمہ پر کہ لوگوں نے دعا کو بھی تجارت بنا لیا ہے ؎

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کیا خوب فرماتے ہیں:

جو چال چلی ٹیڑھی جو بات کہی الٹی
بیماری اگر آئی تو تم اس کو شفا سمجھے
کیوں قعر مذلت میں گرتے نہ چلے جاتے
تم بُوم کے سائے کو جب ظلِّ ہما سمجھے

....

بقیہ: جلسہ سالانہ بیلجئم از صفحہ نمبر ۱۰

تو پھر کوئی پناہ باقی نہیں رہتی۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں کے لوگ سچ کو پسند کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر سچ بولیں گے تو یہاں بھی یا جہاں بھی خدا کی تقدیر آپ کو لے جائے خدا کے فضلوں کی تقدیر آپ کے ساتھ رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر پہلے جھوٹ بولا تھا تو اب توبہ کریں۔

حضور نے ایک اور نصیحت بیلجئم میں مسجد بنانے سے متعلق فرمائی۔ اور فرمایا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ اس پر توکل کرتے ہوئے عہد کریں کہ ہم بیلجئم میں ایک عظیم الشان مسجد بنائیں گے جو عظیم الشان اس پہلو سے ہوگی کہ جتنے احمدی ہیں مردوں اور عورتوں کو وہ مسجد سمیٹ سکے گی اور بڑھتی ہوئی توقعات کو بھی آئندہ چند سال تک پورا کر سکے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اس سال میں جماعتوں کو خاص طور پر یہ نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھروں کی طرف توجہ کرو۔ اگر خالصۃً خدا کی طرف جھکتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کا گھر تعمیر کیا جائے تو اللہ اسے بہت برکت دیتا ہے اور ان لوگوں کی اولاد اور نسلوں کو برکت دیتا ہے۔ اللہ کا گھر بنانے میں خلوص سے حصہ لیں اس سے جماعت کو بہت برکت ملے گی اور کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہونگے۔ حضور نے فرمایا آج بیلجئم کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ یہاں عظیم الشان مسجد بنائی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر یہاں موجودہ جگہ میں تعمیر ممکن نہ ہو کیونکہ یہ جگہ چھوٹی ہے اور پارکنگ کے مسائل بھی ہونگے تو کسی اور جگہ بڑا پلاٹ لے لیں اور ایسی اچھی مسجد بنائیں کہ سارے بیلجئم کے احمدی دور دور سے آئیں اور اپنے دوستوں کو بھی لے کر آئیں تو اس میں گنجائش ہو۔ مسجد کے ساتھ دفاتر بھی تعمیر ہو سکتے ہیں جہاں ہر قسم کی ضرورتیں پوری ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ تیسرا پیغام یہ ہے کہ اتنی عظیم الشان مسجد کی تعمیر ہو اور مالی قربانی میں آپ پیچھے ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔ مالی قربانی میں بہت سے لوگ بہانہ بنا کر اپنی آمد کم ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح چندہ دہند میں شمار ہو جاتے ہیں مگر جتنا چندہ خدا کے نزدیک ان کو دینا چاہئے اتنا نہیں دیتے۔ اس طرح خواہ مخواہ خدا کو دھوکہ دینے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو وہ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ حقیقت حال یہی ہے کہ آخری تجزیہ میں وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔ جو لوگ خدا کا حق کھاتے ہیں وہ اس خدا کا حق کھاتے ہیں جس نے ان کو عطا فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کے اموال میں، جانوں میں، اولادوں میں برکت نہیں رہتی اور وہ نہیں جانتے کہ کیوں طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ کی ذات کا فائدہ تقاضا کر رہا ہے کہ اللہ کے حضور سچے طریق پر گردن جھکائیں اور جو کچھ اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے اسی کی خاطر اسے دیں اور اتنا دیں جتنا وہ چاہتا ہے۔ اگر آپ سچائی کے ساتھ قربانی کے دور میں داخل ہو جائیں تو پھر آپ کو مسجد بنانے کی توفیق ملے گی، ضرور ملے گی لیکن ایسا نہ ہوا تو پھر کبھی بھی مسجد بنانے کی توفیق نہیں ملے گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے اور دل کے بخل سے نجات بخشے۔ اگر دل کے بخل سے خدا نجات بخشے تو آنحضرت ﷺ کے نزدیک سچی غنیٰ یہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آخری بات یہ ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں۔ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ ایم ٹی اے کے ڈش انٹینا لگائیں۔ اس سے انشاء اللہ ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی۔ اگرچہ بہت سے علماء ہیں، بہت اچھی اثرانگیز تقریریں کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے کان میری باتوں کے سننے کے عادی ہیں اور جس طرح میری باتوں پر عمل کرتے ہیں کسی اور کی باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ میری باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ اس نے مجھے جماعت کا سربراہ بنایا ہے۔ یہ وہی ہے جس نے میری آواز میں برکت رکھ دی ہے کہ آپ اسے سننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا انتظام ہو جائے کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ خود دیکھیں اور سنیں تو اس کے نتیجہ میں میں امید رکھتا ہوں کہ بہت برکت ملے گی۔ اگر یہ کریں تو آپ کو ایک مسجد ہی نہیں بہت سی مساجد بنانے کی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں میری امنگیں پوری فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

اگلے روز حضور انور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ صبح ساڑھے نو بجے بیلجئم سے روانہ ہو کر سوا دو بجے بعد دوپہر مسجد فضل لندن میں ورود فرما ہوئے۔ **(رپورٹ: ابو لبیب)** ☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

عرب دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ

تفسیر کبیر (عربی) (جلد اول، دوم اور سوم)

قرآنی علوم و معارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ پہلے سے طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو چکی ہے۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول، دوم اور سوم کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔